عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۵ | ۱۵ تا ۲۲/شعبان ۱۴۲۷ھ مطابق ۹ تا ۱۵/ستمبر ۲۰۰۶ء | شمارہ: ۳۴

انسان کامل

باطل کی محنت اور علمائے کرام کی ذمہ داریاں

خالقِ کائنات کی نگاہ میں بڑا جُرم

اسلامی اصول

موجودہ مسائل کا حل

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

Email: editorkn@yahoo.com

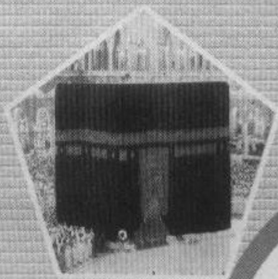

شہیدِ اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ

آپ کے مسائل

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تصغیر کا صیغہ استعمال کرنا کفر ہے:

س:...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنے کے باوجود بھی کیا کوئی مسلمان رہ سکتا ہے؟

ج:...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کی توہین بھی کفر ہے۔ فقہ کی کتابوں میں مسئلہ لکھا ہے کہ اگر کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک کے لئے تصغیر کا صیغہ استعمال کیا، تو وہ بھی کافر ہو جائے گا۔

کافر کو کافر کہنا حق ہے:

س:...... کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی روشنی میں ''کسی کافر کو بھی کافر نہیں کہنا چاہئے'' چنانچہ قادیانیوں کو کافر کہنا درست نہیں ہے۔ مزید یہ کہ اگر کوئی صرف زبان سے کلمہ پڑھ لے اور اپنے مسلمان ہونے کا اقرار کرے جبکہ حقیقت میں اس کا تعلق قادیانیت یا کسی اور عقیدے سے ہو تو کیا وہ شخص صرف زبانی کلمہ پڑھ لینے سے مسلمان کہلائے گا؟

ج:...... یہ تو کوئی حدیث نہیں کہ کافر کو کافر نہ کہا جائے۔ قرآن کریم میں بار بار: ''ان الذین کفرو''، ''والکافرون''، ''لقد کفر الذین قالوا'' کے الفاظ موجود ہیں، جو اس نظریہ کی تردید کے لئے کافی وشافی ہیں، اور یہ اصول بھی غلط ہے کہ جو شخص کلمہ پڑھ لے (خواہ مرزا غلام احمد قادیانی کو ''محمد رسول اللہ'' ہی مانتا ہو) اس کو بھی مسلمان ہی سمجھو۔

اسی طرح یہ اصول بھی غلط ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو، خواہ خدا اور رسول کو گالیاں ہی بکتا ہو، اس کو بھی مسلمان سمجھو۔

صحیح اصول یہ ہے کہ جو شخص حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پورے دین کو مانتا ہو اور ضروریات دین میں سے کسی بات کا انکار نہ کرتا ہو، نہ توڑ مروڑ کر ان کو غلط معانی پہناتا ہو، وہ مسلمان ہے، کیونکہ ''ضروریات دین'' میں سے کسی ایک کا انکار کرنا یا اس کے معنی ومفہوم کو بگاڑنا کفر ہے۔

قادیانیوں کے کفر وارتداد اور زندقہ والحاد کی تفصیلات اہل علم بہت سی کتابوں میں بیان کر چکے ہیں۔ جس شخص کو مزید اطمینان حاصل کرنا ہو وہ میرے رسالے ''قادیانی جنازہ''، ''قادیانیوں کی طرف سے کلمہ طیبہ کی توہین'' اور ''قادیانیوں اور دوسرے غیر مسلموں میں فرق'' ملاحظہ کرلیں (یہ رسائل ''تحفہ قادیانیت'' کی پہلی جلد میں شامل ہیں)۔

زلزلہ کے کیا اسباب ہیں؟ مسلمان کو کیا کرنا چاہئے؟

س:...... پاکستان میں زلزلہ آیا۔ زلزلہ اسلامی عقائد کے مطابق سنا ہے کہ اللہ کا عذاب ہے۔ براہ کرم اطلاع دیں کہ زلزلہ کیا ہے؟ وقعی عذاب ہے یا زمین کی گیس خارج ہوتی ہے؟ یا ایک اتفاقی حادثہ ہے؟ اگر یہ اللہ کا عذاب ہے تو ہمیں کیا کرنا چاہئے؟

ج:...... زلزلہ کے کچھ طبعی اسباب بھی ہیں جن کو طبقات ارض کے ماہرین بیان کرتے ہیں، مگر ان اسباب کو مہیا کرنے والا ارادۂ خداوندی ہے، اور بعض دفعہ طبعی اسباب کے بغیر بھی زلزلہ آتا ہے۔ بہرحال ان زلزلوں سے ایک مسلمان کو عبرت حاصل کرنی چاہئے اور دعا واستغفار، صدقہ وخیرات اور ترک معاصی کا اہتمام کرنا چاہئے۔

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد:۲۵ شمارہ:۳۴ ۱۵تا۲۲/شعبان ۱۴۲۷ھ مطابق ۹تا۱۵/ستمبر ۲۰۰۶ء

سرپرست

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم — حضرت مولانا سید نفیس الحسینی صاحب دامت برکاتہم

مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمن جالندھری
نائب مدیر اعلیٰ: مولانا محمد اکرم طوفانی
مدیر: مولانا اللہ وسایا

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبد الرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

مجلس ادارت

○ مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر ○ مولانا سعید احمد جلالپوری
○ علامہ احمد میاں حمادی ○ صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
○ صاحبزادہ طارق محمود ○ مولانا بشیر احمد
○ مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی ○ مولانا قاضی احسان احمد

سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
کمپوزنگ: محمد فیصل عرفان
قانونی مشیر: حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میو ایڈووکیٹ

اس شمارے میں

اداریہ		۴
باطل کی محنت اور علمائے کرام کی ذمہ داریاں	مولانا سیّد اسعد مدنی	۵
انسان کا کمال	مولانا مفتی محمد فاروق	۱۰
ارشاد نبوی ﷺ	مولانا محمد اسماعیل عارفی	۱۲
مرزا غلام احمد قادیانی کے مالی معاملات	ڈاکٹر سید راشد علی	۱۳
آپ ہی بتائیں	اشتیاق احمد	۱۷
خالق کائنات کی نگاہ میں بڑا جرم	مولانا سیّد ابوالحسن علی ندویؒ	۱۸
اسلامی اصول...... موجودہ مسائل کا حل	مولانا سعید الرحمٰن اعظمی	۲۰
حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ	مولانا محمود حسن فریدی	۲۲
خبروں پر ایک نظر		۲۶

زرتعاون بیرون ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ڈالر۔
یورپ، افریقہ: ۷۰ڈالر۔ سعودی عرب، متحدہ عرب امارات،
بھارت، مشرقِ وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰امریکی ڈالر
زرتعاون اندرونِ ملک: فی شمارہ: ۷روپے۔ ششماہی: ۱۷۵روپے۔ سالانہ: ۳۵۰روپے
چیک۔ ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت۔ اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور
اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون: ۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road.Karachi.
Ph: 2780337 Fax: 2780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۴۵۱۴۱۲۲-۴۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road, Multan
Ph: 4583486-4514122 Fax: 4542277

لندن آفس:
35,Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.k.
Ph: 0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری طابع: سید شاہد حسین مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خانہ کعبہ: دہشت گردوں کا مرکز

گستاخانہ پمفلٹ میں انکشاف

یورپی ممالک میں توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کو ایک سال ہونے کو ہے' ان خاکوں کی اشاعت سے جہاں دنیا بھر کے مسلمانوں میں غم وغصہ کی لہر دوڑ گئی' وہاں مسلمانوں نے اپنے تمام تر اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر متحد ہو کر اس کے خلاف شدید احتجاج کیا' چنانچہ دنیا بھر میں ان خاکوں کو اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ایک توہین آمیز سازش گردانتے ہوئے اس کے مرتکب شاتمینِ رسول کی شدید مذمت کی گئی' اب اس کے تقریباً ایک سال بعد امریکی ریاست کیلی فورنیا میں ایک مسجد پر دو بار حملہ کئے گئے جبکہ علاقے میں توہین رسالت پر مشتمل گستاخانہ پمفلٹ تقسیم کئے گئے جن میں دیگر گستاخیوں کے علاوہ خانہ کعبہ کی توہین کرتے ہوئے اسے دہشت گردوں کا مرکز قرار دیا گیا ہے۔ اس واقعہ کی تفصیل ملاحظہ فرمائیے:

کیلی فورنیا میں مسجد پر حملہ اور توہین رسالت پر مبنی پمفلٹ کی تقسیم

لاس اینجلس (امت نیوز) امریکی ریاست کیلی فورنیا میں جامع مسجد پر ایک ہفتے میں دو مرتبہ حملہ کیا گیا اور اس کی بے حرمتی کی کوشش کی گئی' مسلمانوں کی نمائندہ ''کیئر'' کی جانب سے جاری کی گئی رپورٹ کے مطابق مسجد پر حملہ کرنے والوں کی شناخت نہیں ہو سکی' مسجد کے ذمہ داران کا کہنا ہے کہ یہ مسجد اس سے قبل بھی مختلف عیسائی نوجوانوں کے حملوں کو نشانہ بن چکی ہے' اہل علاقہ کا کہنا ہے کہ حال ہی میں نامعلوم افراد کی طرف سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخانہ پمفلٹ بھی تقسیم کئے گئے ہیں' جس پر گستاخانہ الفاظ کے علاوہ خانہ کعبہ کو دہشت گردوں کا مرکز قرار دیا گیا ہے۔'' (روزنامہ امت کراچی ۲۰/اگست ۲۰۰۶ء)

اس واقعہ سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ مغربی شرپسند ایک طے شدہ منصوبے کے تحت تھوڑے تھوڑے وقفہ سے توہین رسالت اور توہین اسلام کا ارتکاب کرکے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مشتعل کر رہے ہیں' دوسری طرف مسلمانوں پر دہشت گردی میں ملوث ہونے اور طیاروں کے ذریعہ دہشت گردی کرنے کے جھوٹے اور بے سروپا الزامات عائد کرکے انہیں دنیا بھر میں رسوا کرنا چاہتے ہیں' اور مسلمانوں کے مرکز خانہ کعبہ کے خلاف ناپاک عزائم رکھتے ہیں۔ درحقیقت یہ واقعات جہاں اسلام دشمنی کی پست فطرت کا انکشاف کر رہے ہیں' وہاں یہ بھی ظاہر کر رہے ہیں کہ دنیا کو ایک طے شدہ منصوبے کے تحت اسلام سے دور کرنے کی سازش کی جارہی ہے تاکہ دنیا بھر میں رہنے والے انسان اسلام کی حقیقی تعلیمات اور مسلمانوں کے اصل کردار سے دور ہو جائیں اور اسلام اور مسلمانوں کے خلاف صف آراء ہو جائیں اور یوں مختلف تہذیبوں کے درمیان تصادم کی راہ ہموار ہو جائے تاکہ عالمی دہشت گرد ممالک اس سے اپنا مفاد اٹھا سکیں۔

ہم اس موقع پر یہ کہیں گے کہ عالمی دہشت گرد ممالک کو اسلام اور مسلمانوں کے خاتمے اور ان کے چہرے کو داغدار کرنے کی سازشیں ترک کردینی چاہئیں اور مسلمانوں کے دینی مرکز خانہ کعبہ کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈا کے سلسلہ کو ختم کر دینا چاہئے۔ اس کے ساتھ ساتھ دنیا بھر کے انسانوں کو بھی اسلام کی اصل تعلیمات سے آگاہی حاصل کرنا چاہئے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اسلام کی اصل تعلیمات کو خود بھی اپنائیں اور دنیا بھر میں پھیلانے کی سعی بھی کریں۔

اللہ تعالیٰ اسلام اور مسلمانوں کی حفاظت فرمائے اور موجودہ حالات کو ان کے لئے خیر کا ذریعہ بنادے۔ آمین۔

باطل کی محنت اور علمائے کرام کی ذمہ داریاں

زیر نظر مضمون حضرت مولانا سید اسعد مدنی نور اللہ مرقدہ خلف الرشید شیخ الاسلام حضرت اقدس مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ العزیز کی وہ تقریر ہے جو آپ نے جامعہ مدنیہ لاہور میں فرمائی تھی۔ افادۂ عام کی غرض سے اسے شائع کرنے کی سعادت حاصل کی جا رہی ہے۔ ادارہ۔

حضرت مولانا سید اسعد مدنیؒ

مکہ کی ایک دولت مند خاتون نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام بھیجا کہ میرا مال لے جایئے' تجارت کیجئے' جو نفع ہو وہ آدھا آپ کا اور آدھا میرا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی یہ پیش کش قبول کر لی۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کی تیاری شروع کی تو ان خاتون نے اپنے ایک غلام میسرہ کو بھیجا کہ حضور! یہ میرا غلام ہے' آپ کے پاس بھیج رہی ہوں' آپ اس کو اپنے ساتھ رکھیں' آپ کا سامان رکھنا' کھولنا' کھانا پکانا' برتن دھونا اور دیگر تمام ضرورتوں میں یہ آپ کا مددگار ہوگا' آپ کو سفر میں سہولت ہوگی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھی بات' آجاؤ! وہ ساتھ ہو گیا۔

اس وقت غلاموں کا جو حشر تھا' گالی سے کم تو کوئی بات نہیں کرتا تھا اور مار پیٹ' برا بھلا کہنا اور ذرا سی ناگواری ہو جائے تو قتل کر دینا معمولی بات تھی' ایسے حالات میں کیا توقع تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معاملہ اس کے ساتھ کیا ہوگا؟ وہ غلام یہی سمجھتا تھا کہ یہی مقدر میں ہے اور یہی کچھ ہوگا' لیکن جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ سفر میں شریک ہوا تو اس نے دیکھا کہ آپؐ اس کو کبھی نام لے کر نہیں بلاتے' کسی غلطی پر اسے مارتے نہیں' ڈانٹتے نہیں' اور جب کوئی کام اس سے کرواتے ہیں تو خود بھی اس میں شریک ہوتے ہیں' لکڑیاں چنتے ہیں' آگ جلاتے ہیں' سامان اتارتے ہیں' سواری میں اگر بیٹھتے ہیں تو اس کو بھی بٹھاتے ہیں' اس طریقہ سے بالکل برابر کا معاملہ غلام کے ساتھ اس نے دیکھا' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھانے کا وقت ہوتا' کھانا تیار ہوتا تو غلام کو بچا کھچا الگ نہیں دیتے' بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کافر غلام کو اپنے ساتھ بٹھا کر اپنے برتن میں شریک کر کے کھانا کھلاتے' کافر غلام کو اپنے ساتھ شریک کرتے' اس نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جو خود کھاتے ہیں' وہی اسے بھی کھلاتے ہیں اور کھانے کے بعد عادت شریفہ کے مطابق کسی درخت کے سائے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سو جاتے ہیں' جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سو جاتے تو تھوڑی دیر کے بعد سورج ڈھلتا تو سایہ اتر کر دھوپ آجانی چاہئے تھی' لیکن وہ درخت حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر دھوپ نہیں آنے دیتا' بلکہ اپنا رخ پلٹ دیتا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سایہ باقی رہتا' اس غلام نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کو چلے جا رہے ہیں' مشرق' مغرب' شمال اور جنوب کہیں بادل نہیں ہے' لیکن بادل کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا اس رفتار سے بالکل حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سایہ کئے جا رہا ہے' دھوپ نہیں آنے دیتا' اس نے دیکھا کہ حضور چلے جا رہے ہیں اور چٹانوں سے' سنگریزوں سے' پتھروں سے آواز آ رہی ہے: السلام علیکم یا نبی اللہ! السلام علیکم یا رسول اللہ! شام کی سرحد پر پہنچے' وہاں ایک راہب تھا' مستورہ اس کا نام تھا' وہ اس غلام کو ملا اور کہنے لگا کہ دیکھو یہی تمہارے آقا ہیں جن کے ساتھ ساتھ تم سفر کر رہے ہو' یہ اللہ کے آخری نبی ہوں گے' ہمارے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اور ان سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خبر دی ہے' وعدہ لیا ہے اور جو علامتیں بتائی ہیں وہ سب ان میں پائی جاتی ہیں' یہ اللہ کے آخری نبی ہوں گے۔

اب شام میں داخل ہوئے' بزنس' کاروبار شروع ہوا' اس غلام نے دیکھا کہ ایک پیسے کی بھی گڑ بڑ نہیں' دودھ الگ' پانی الگ' کسی چیز میں ایک پیسے کی کمی زیادتی نہیں' حساب بالکل صاف' اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ضرورت کے لئے دودھ' میٹھا' آٹا' گھی' کوئی چیز خریدیں' تولی تو گئی دو دن کے لئے اور دس دن تک استعمال ہو رہی ہے' ختم

نہیں ہوتی‘ برکت ہی برکت ۔ جس چیز میں ہاتھ ڈال دیں نفع ہی نفع‘ نہایت کامیاب‘ خریدار آئے‘ چیز کو دیکھیں الٹ پلٹ کر‘ پسند کرے‘ قیمت پوچھے اور قیمت دے کر چیز لے جانا چاہئے‘ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کا ہاتھ پکڑ لیں‘ تم نے جو چیز دیکھی اچھے طریقے سے اور پسند کی اور پیسے بھی دے دیئے ہیں‘ اس میں عیب ہے‘ تمہیں پتا نہیں چلا‘ پھر یہ دیکھو‘ اب تمہارا جی چاہے لو‘ جی چاہے تو چھوڑ دو۔ تمام دنیا کے تاجروں کا یہ طریقہ ہے کہ چونی کمانے کے لئے‘ اٹھنی کمانے کے لئے سو جھوٹ بولتے ہیں‘ قسمیں کھاتے ہیں‘ عیب کو ہنر بتاتے ہیں‘ بھلا بتاتے ہیں‘ کسی طرح وہ چیز بک جائے‘ پیسے مل جائیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کی پرواہ نہیں کرتے۔ اپنے آپ دیکھ بھال کر ایک چیز پسند کی‘ پیسے دے کر لے جانا چاہتا ہے‘ کسی نے کچھ نہیں بتایا اور اس کے بعد اس کا ہاتھ روک کر اسے عیب کھول کھول کر بتلاتے ہیں‘ وہ حیرت میں پڑ جاتا ہے۔

سفر سے واپسی ہوئی‘ میسرہ نے اپنی آقا حضرت خدیجہؓ سے منہ بھر بھر کے تعریف کی‘ ایسے اخلاق‘ ایسے مجھے اپنے ساتھ کھلاتے تھے‘ جو خود کھاتے تھے وہ مجھے بھی کھلاتے تھے‘ ایک برتن میں شریک کر کے اپنے ساتھ کھلاتے تھے‘ اور کبھی نام نہیں لیتے تھے‘ کبھی برا نہیں کہتے تھے‘ کبھی ڈانتے نہیں تھے‘ غلطی پر بھائی کہہ کر پکارتے تھے‘ اور بادل کو اس طرح دیکھا اور درخت رخ پلٹ کر دھوپ نہ آنے دے‘ سنگریزوں کو سلام کرتے سنا: السلام علیکم یا نبی اللہ! السلام علیکم یا رسول اللہ! تمام معاملات میں صاف‘ ایک پیسے کی دغا نہیں‘ دودھ کا دودھ پانی کا پانی‘ اس طرح لوگوں کے ساتھ معاملات‘ نہایت حیرت انگیز برکت‘ جس چیز کو خرید لیں ختم نہ ہونے پائے‘ جس معاملہ میں ہاتھ ڈال دیں برکت ہی برکت ظاہر ہو‘ یہ ساری باتیں سن کر حضرت خدیجہؓ کہنے لگیں کہ سچ کہا کہ دنیا میں ان جیسا آدمی نہیں‘ جب تم دونوں آرہے تھے‘ تو میں اوپر بالا خانے میں تھی‘ کھڑکی سے میں نے دیکھا‘ دور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر فرشتے سایہ کئے ہوئے ہیں‘ یقیناً اللہ نے ان کو ایسی ہی شان دی ہے۔

پچیس سال کی عمر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا رشتہ ان کے ساتھ ہوا‘ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے خواہش ظاہر کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میں چاہتی ہوں کہ آپ سے میری شادی ہو جائے‘ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیسے ہوگا؟ انہوں نے کہا تم چچا سے کہو‘ تمہارے چچا رشتہ لے کر آئیں‘ میں قبول کرلوں گی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم گئے ابو طالب کے پاس اور جا کر کہا کہ آپ میرا رشتہ حضرت خدیجہ سے کردیں‘ انہوں نے کہا: بیٹا! ایسی مغرور‘ ایسی متکبرہ‘ دو مرتبہ بیوہ ہوئیں اور مکہ کا کوئی سردار ایسا نہیں جو اپنا رشتہ لے کر نہ گیا ہو اور اس نے ٹھوکر نہ ماردی ہو‘ تم یتیم اور غریب‘ میں جاؤں تو کیا ہوگا؟ ٹھوکر مار دے گی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ جائیے‘ دیکھئے تو سہی‘ وہ تیار ہوگئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مناقب میں طویل خطبہ پڑھا‘ وہ تو خود خواہش مند تھیں‘ انہوں نے فوراً قبول کرلیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا نکاح پچیس سال کی عمر میں حضرت خدیجہؓ سے ہوا‘ جن کی عمر اس وقت چالیس سال تھی‘ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پندرہ برس بڑی تھیں‘ دو دفعہ بیوہ ہو چکی تھیں‘ کئی بچوں کی ماں تھیں‘ ان سے پہلا نکاح ہوا‘ پھر ساری عمر کبھی کسی قسم کا کوئی اختلاف نہیں ہوا‘ وہ اپنا سب کچھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر قربان کردیتی تھیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو زندگی تو زندگی‘ انتقال کے بعد دوسری شادیاں ہونے کے بعد بھی کسی بیوی سے حضرت خدیجہؓ جیسا تعلق اور محبت نہیں ہوئی‘ حضرت عائشہ صدیقہؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بے حد سمجھدار اور پیاری بیوی تھیں‘ مگر وہ یہ کہتی ہیں کہ مجھے کسی عورت پر رشک نہیں ہے‘ جتنا حضرت خدیجہؓ پر ہے‘ کاش! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں جو مقام خدیجہ کا تھا‘ وہ میرا ہو جائے‘ آخر وقت تک جب بھی ان کا ذکر آتا تو ان کا خیر سے ذکر کرتے اور بھلائیوں سے اور کمالات سے ان کی تعریفیں فرماتے‘ ان کے لئے دعائیں کرتے‘ اگر کوئی عورت خدیجہؓ کی سہیلی ہمارے گھر آجاتی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ یہ خدیجہؓ کی سہیلی ہیں‘ ان کا اعزاز کرو‘ ان کو بٹھاؤ‘ ان کو کھلاؤ‘ ان کو پلاؤ‘ خاطر تواضع کرو‘ وغیرہ وغیرہ۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ جتنا غبطہ مجھے حضرت خدیجہؓ پر آیا‘ کسی عورت پر نہیں آیا۔

اتنا تعلق آخر وقت تک ہمیشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رہا اور وہ اتنی دولت مند‘ ایسی حیثیت کی عورت‘ جس نے مکہ کے ہر سردار کو ٹھوکر ماردی تھی‘ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جب کوئی مصیبت آئی‘ مکہ والوں نے بائیکاٹ کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ ایک گھاٹی میں محصور ہوگئے‘ صحابہ کرامؓ فرماتے ہیں کہ جنگل کی گھاس کھاتے تھے‘ کوئی آدمی نہ بیچتا‘ نہ خریدتا تھا اور نہ معاملہ کرتا تھا‘ لیکن حضرت خدیجہؓ کا بائیکاٹ نہیں تھا‘ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر نہیں

گئیں اور نہ بائیکاٹ میں شریک ہوئیں‘ خدیجہؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہیں‘ ابو طالب شریک رہے‘ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں چھوڑا۔

پوری وفاداری سے ساری عمر ابوطالب نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا‘ مقدر میں اسلام نہیں تھا اور اس دنیا سے اسلام سے محروم گئے‘ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کوشش کی اور یہ کہا: ’’یا عمی! قل کلمہ ’’اے چچا! ایک مرتبہ کلمہ کہہ دو اور مجھے قیامت کے دن شفاعت کرنے کا موقع دے دو‘ اللہ سے میں کہوں گا کہ میں گواہ ہوں‘ میرے سامنے یہ کہا ہے اور کسی طرح آپ کو نجات مل جائے‘ وہ تیار ہوئے‘ ابوجہل نے کہا کہ ناک کٹ جائے گی‘ ہمارے باپ دادا کا طریقہ چھوڑ دیں گے اور ہمارا کیا حشر ہوگا؟ عورتیں طعنہ دیں گی‘ ایسا ہوگا‘ ویسا ہوگا‘ کلمہ نہیں پڑھ سکا‘ جب انہوں نے جواب دے دیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر آ گئے‘ تھوڑی دیر کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ (ابوطالب کے بیٹے) آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: ’’ان عمک الضال قد مات ‘‘ تمہارا گمراہ چچا مر گیا‘ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا کروں؟ جاؤ اسے کسی گڑھے میں ڈال دو‘ تو مقدر میں نہیں تھا‘ ایمان نہیں لا سکے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شہرت‘ معاملات ‘صبر اور اخلاق حسنہ سب کے ساتھ تھے‘ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مظلوم تھے تو مظلوم آدمی دب کر سب کے ساتھ اچھے اخلاق برتتا ہی ہے‘ لیکن جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت فرمائی‘ دو سال تک مدینے کے لوگ آتے رہے حج کے زمانے میں‘ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر اسلام لاتے رہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت ہوتے رہے اور عرض کرتے رہے کہ آپ پر بڑا ظلم ہو رہا ہے‘ ظلم کے پہاڑ توڑے جا رہے ہیں‘ ہم لوگ سن سن کر پریشان ہیں‘ مدینہ منورہ موجود ہے‘ آ جائیے‘ ہم لوگ جان دے دیں گے‘ کوئی آپ کو گزند نہیں پہنچائے گا‘ آپ آ جائیے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! مصیبتوں سے گھبرا کر آرام اور آسائش کے لئے مکہ چھوڑ دوں‘ یہ نہیں کروں گا‘ اللہ سب جانتا ہے جو کچھ ہو رہا ہے‘ جب اللہ کہے گا کہ جاؤ‘ تو جاؤں گا اور اللہ نہیں کہتا تو میں مکہ چھوڑ کر مدینہ نہیں جاؤں گا‘ تشریف نہیں لے گئے۔

دوسرے سال اور حضرات آئے‘ سات آٹھ آدمی‘ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر ایمان لائے اور بیعت ہوئے اور پھر عرض کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں‘ میں اپنی آسانی کے لئے چھوڑ کر چلا جاؤں‘ یہ نہیں کروں گا‘ اللہ خوب جانتا ہے‘ اس کو اختیار ہے‘ جب کہے گا تب جاؤں گا‘ مکہ والوں نے تنگ ہو کر جب ہر تدبیر بیکار ہو گئی اور ایمان کا ایک ماننے والا بھی کسی قیمت پر اسلام چھوڑنے پر تیار نہیں ہوا۔

آج تو مسلمان اپنی حیثیت اتنی بگاڑ چکے ہیں کہ چند ٹکوں میں قادیانی ہو جائیں‘ چند روپے میں کافر‘ مرتد‘ کرسچن ہو جائیں‘ جو چاہو بنا لو‘ ایمان کی کچھ حیثیت ہی نہیں‘ آخرت پر یقین نہیں ہے‘ اس کی فکر نہیں ہے‘ بس ہائے پیسہ! ہائے پیسہ! خدا کے بجائے پیسہ‘ ہر بے ایمانی‘ ہر چار سو بیسی پیسے کے لئے کرنے پر تیار ہے رات دن‘ جس گلی میں جاؤ ایمانداری کا کوئی نام نہیں اور بے ایمانی عام ہے‘ تو بھائیو! ایسی حالت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں‘ میں نہیں جاتا۔

حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا کا ایک پاؤں ایک اونٹ میں‘ دوسرا دوسرے اونٹ میں باندھ دیا‘ اس اونٹ کو ادھر دوڑایا اور اس اونٹ کو ادھر دوڑایا‘ ان کے جسم کے دو ٹکڑے ہو گئے‘ آخری سانس تک: احد‘ احد‘ احد‘ اللہ ایک ہے‘ اللہ ایک ہے‘ اللہ ایک ہے‘ زبان پر جاری رہا‘ کوئی اس کے ساتھ شریک نہیں‘ اس حال میں جان دے دی۔

تو یہ حال تھا اسلام کا اور مظلومیت کا‘ ظلم برداشت کرتے رہے اور آج کل لوگوں کا یہ حال ہے‘ دنیا کا اس قدر غلبہ ہے‘ بنگلہ دیش‘ مشرقی بنگال‘ پاکستان بنا‘ مردم شماری جو ہوئی تو عیسائیوں کی تعداد چھ ہزار سے پچاس لاکھ ہو چکی تھی‘ پینتیس سال کے اندر آٹھ دس جماعتیں اسلام کو ختم کرنے کے لئے بن چکی ہیں اور بنگلہ دیش کے قلب ڈھاکہ میں بہت بڑا کالج ہے کرسچوں کا اور اسی طرح پورے بنگال میں دو‘ دو میل‘ تین‘ تین میل پر کالج‘ یونیورسٹیاں‘ احاطہ اور مکانات اور چرچ وغیرہ قائم ہیں‘ وہاں عیسائیت کے لئے کام کرنے والی سب سے بڑی تنظیم این جی اوز ہیں‘ وہ یہاں بھی ہیں۔

آپ کے یہاں (پاکستان میں) این جی اوز کے بائیس ہزار اسکول ہیں جو سلو پوائزن کے ذریعہ مسلمان بچوں کو کرسچن بنا رہے ہیں‘ اور نوے ہزار عورتیں ہیں جوان این جی اوز کی نوکر ہیں‘ وہ اسلام کو ایک ایک گھر سے ختم کر رہی ہیں‘ وہ عیسائیت کے لئے رات دن کام کر رہی ہیں‘ اس طریقہ سے‘ پیسہ سے‘ ہسپتالوں میں۔

بڑا شور ہے کہ تعلیم دیتے ہیں اور علاج کرتے ہیں اور یہ سب فری (مفت) ہوتا ہے‘ بنگلہ

دیش میں یہ ہوتا ہے کہ عورتیں اور مرد بے چارے ان پڑھ قسم کے جاتے ہیں اور وہ جا کر اپنے آپ کو دکھاتے ہیں تو عیسائی ڈاکٹر ان کو دیکھ کر یہ کہتا ہے کہ دیکھو دوا لے جاؤ' الٹی دوا دیتا ہے وہ اور کہتا ہے کہ سات بار بسم اللہ پڑھنا اور اللہ سے دعا مانگنا کہ اے اللہ شفا دے' اور یہ کرنا اور وہ کرنا' سب سکھائی پڑھائی باتیں' اور وہ الٹی دوا دیتا ہے' دو' تین دن کے بعد مریض پھر آتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب بیماری بڑھ گئی' یہ ہوا' وہ ہوا' تو ڈاکٹر کہتا ہے کہ تو نے بسم اللہ نہیں پڑھی ہوگی؟ دعا نہیں مانگی ہوگی؟ یہ بھی کیا' یہ بھی کیا' پھر بھی اللہ نے شفا نہیں دی' ڈاکٹر کہتا ہے: اچھا لاؤ دوسری دوائی دیتا ہوں اور دیکھو تین مرتبہ یہ دعا مانگو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے' کھانے سے پہلے تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ کہو کہ اے عیسیٰ! ہمیں صحت دینا' اب ٹھیک دوا دی ہے اور اس ان پڑھ جاہل نے وہ دعا مانگ لی اور دوا کھالی' اس سے فائدہ ہوگیا' وہ دوا تھی ہی ٹھیک' اسی طرح وہ ایسے سلو پوائزن ہر ہسپتال میں' ہر اسکول میں دے رہے ہیں۔

ڈھاکہ میں ایک بڑا افسر ہفتہ وار چھٹی پر گھر آیا' اس کا بچہ انگلش میڈیم کرسچن اسکول میں پڑھتا تھا' وہ بھی چھٹی کے دن گھر آیا' باپ بیٹھا ہوا تھا' باپ کے منہ سے نکلا ایک اللہ ہی سب کچھ کرتا ہے' بیٹے نے فوراً لقمہ دیا' اسے ٹوکا: ''خدا تو تین ہیں' ایک نہیں' تم نے کیسے کہہ دیا کہ ایک اللہ ہے۔''

ماں باپ کو پتا ہی نہیں چلتا' وہ کبھی اس کی فکر نہیں کرتے اور اس طرح سلو پوائزن کے ذریعہ ہر لڑکے' لڑکی کا مزاج مرتد اور عیسائیت میں رنگا ہوا بنایا جا رہا ہے' اور یہی مقصد ہے ان این جی اوز کی کوششوں کا' کہ عیسائی نہ صحیح' چلو اور تو تمام اخلاقی برائیوں میں مبتلا ہیں' شرابی ہوں' جواری ہوں' زانی ہوں' ناجائز تعلقات ہوں اور اسلام سے متنفر ہوں' اس طرح کی نسل ہر جگہ بن رہی ہے۔

آپ کے ہاں بھی این جی اوز کام کر رہی ہیں' دیہاتوں میں جوان لڑکیوں کو لے جاتے ہیں اور وہ نوجوان جو دین' اسلام' نماز' روزہ' حرام حلال' آخرت اور دنیا کچھ نہیں جانتے' ان نوجوانوں کو وہ لڑکیاں' جو آپ کے ہاں بہت سے گانے ہیں' ناچ ہیں' پنجابی کی مختلف زبانوں کے' وہ کرتی ہیں اور سناتی ہیں' اور وہ نوجوان جو بالکل بے خبر ہیں' پاگل ہیں' وہ ان کے ساتھ شریک ہو جاتے ہیں' اور خیمے لگے ہوئے ہوتے ہیں' ان میں رات گزارتے ہیں' زنا اور شراب ہوتی ہے' اور اس طرح عیسائیت پھیلائی جاتی ہے۔

مسلمانوں کی نسل کو بالکل پتا نہیں' ہماری بدقسمتی ہے کہ یہاں علماً کرام عیش کے عادی ہیں' علماً کو چاہئے کہ وہ باسی روٹی' سوکھی روٹی کھا کر پیدل چل کر دین کے لئے مصیبت اٹھائیں' پاکستان کے علماً اس کے لئے تیار نہیں ہیں' کوئی فکر نہیں' نماز نہیں' جماعت نہیں' مسجد نہیں' دینداری نہیں' علم نہیں اور اس طریقے سے لوگ مرتد ہو رہے ہیں۔ علماً اپنی نزاکت' مخملی فرش سے نیچے اتر جائیں اور مسجد میں نماز' جماعت' اور دین سکھائیں' اس کے لئے تیار نہیں ہیں' معاف کیجئے گا بڑی بڑی تنخواہیں دس دس ہزار روپے کی مدرسے میں ملیں تو مدرسے میں پڑھائیں گے۔ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ آخری وقت تک پانچ سو روپے تنخواہ لیتے تھے جبکہ اخراجات تو ہزاروں کے تھے' حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کی تنخواہ شوریٰ نے بڑھانی چاہی' پچاس روپے سے کچھ زیادہ کرنی چاہی' حضرت شیخ الہندؒ نے کہا: نہیں بھائی! مجھ سے تو یہ پچاس روپے کا حساب بھی نہیں دیا جائے گا' میں تنخواہ بڑھوا کر کیا کروں گا؟ مجھے نہیں چاہئے' بس یہی بہت ہے۔

آپ جو یہ ''دیوبند' دیوبند'' پکار رہے ہیں' کیا یہ ٹیلیویژن سے ہوا ہے' ویڈیو سے ہوا ہے' خون پسینہ اللہ کے لئے ایک کیا ہے' تب ہوا ہے۔ کوئی آدمی پیدا ہوتا ہے ٹیلیویژن سے اور اے سی سے؟ اللہ کے راستے میں سب کچھ قربان کر دیں' پھر اللہ مدد کرتا ہے اور سب کچھ کرتا ہے' آج تم دیوبند کی نقل کے نعرے لگاتے ہو اور کہیں دیوبند نہیں' ان اکابر کا کوئی نمونہ نہیں' کوئی خون پسینہ ایک نہیں کرتا' کوئی دیہات میں دھکے نہیں کھاتا' کوئی فاقہ نہیں جھیلتا' کوئی اسلام کی فکر نہیں کرتا' ایک نسل مرتد ہو رہی ہے اور تیاریاں ہو رہی ہیں کہ کئی کئی ضلعوں کو عیسائی ریاست آپ کے پنجاب میں بنالیں' سازشیں ہو رہی ہیں اور آپ کو فرصت نہیں اے سی سے نکلنے کی' گرمی میں کہاں نکلیں گے آپ' اور آپ کو کوئی فکر نہیں کہ مسجد ہے' نہیں ہے' چھپر کی ہو' کوئی امام ہو' کوئی موذن ہو' اسے سمجھائیں' جماعت کے بارے میں' ایمان کے بارے میں' اس کی فکر کریں' کوئی توجہ نہیں' کوئی کام نہیں' یہ اللہ کے ہاں گرفتار ہوں گے' پکڑے جائیں گے' چھوٹ نہیں سکتے' صرف تنخواہ لے کر مدرسوں میں پڑھاؤ' یہ کام بھی بہت ضروری ہے' لیکن اتنا ہی کافی نہیں۔ اسلام رہے گا تو مدرسے رہیں گے' اسلام ہی مٹ جائے گا خدانخواستہ' تو مدرسے کہاں سے آئیں

گے؟ کون طالب علم ہوگا؟ کس کو پڑھاؤ گے؟ اس لئے پہلے دین کی خدمت کرو' اس کے لئے محنت کرو' قربانیاں دو۔

بنگال میں ایک شخص جاتا تھا چرچ میں' جو وہ کہلوانا چاہتے تھے کہہ دیا کرتا تھا اور پیسے کچھ لے لیا کرتا تھا' پھر گاؤں میں آ کر اللہ کے آگے روتا پیٹتا تھا' استغفار وتوبہ کرتا تھا: ''اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں سچا ایماندار ہوں' پیسے کی مجبوری ہے' غربت ہے' کیا کروں؟ کلمہ کفر کہنا پڑتا ہے' وغیرہ وغیرہ'' اس کی کسی نے اطلاع عیسائی مشنری والوں کو دے دی کہ جب یہ گاؤں جاتا ہے تو استغفار وتوبہ' رونا پیٹنا کرتا ہے' تو اس کے بعد جب یہ گیا تو اس کو پادری نے کہا کہ تم سچے عیسائی نہیں ہو اور تم جھوٹ بولتے ہو' ہم تمہاری کوئی مدد نہیں کریں گے' چلے جاؤ' اب یہ گھر والوں کو مصیبت میں چھوڑ کر آیا تھا کہ پیسے لاؤں گا تو کھانا ہوگا' یہ ہوگا' وہ ہوگا' اب کہاں جائے' پریشان ہوگیا' تو اس نے خوشامد کی اور یہ کہا کہ بھئی جو کہو میں کہہ دوں گا' انہوں نے کہا کہ: نہیں' تم ایسے نہیں ہو' جب زیادہ کہا' تو کہنے لگے کہ جو ہم کہیں وہ کرنا پڑے گا۔ قرآن زمین پر رکھا اور اس شخص کو قرآن پر کھڑا کیا اور یہ کہا کہ کہو میں گواہی دیتا ہوں کہ قرآن جھوٹا اور بائبل سچی ہے۔

یہ جو آج میٹھی میٹھی باتیں کرتے ہیں کرسچن لوگوں کی' یہ ہے ان کی حقیقت۔ آج ان کے ساتھ منافقت برتو اور ان کے ساتھ صحیح معاملہ نہ کرو' اور اسلام کو غارت تم کروادو تو بوسنیا بنے گا' کوسوو بنے گا' تمہارا پاکستان انڈونیشیا بنے گا' اور تم چین سے نہیں رہو گے' اور تمہارے ہی میں سے تیار کئے ہوئے لوگ تمہارے پیٹ میں چھرا ماریں گے' انڈونیشیا کے مسلمانوں کا گوشت کباب بنا بنا کر پکایا گیا ہے۔

دنیا میں دیکھو تو کہ کیا ہو رہا ہے؟ اسلام کی فکر نہیں اور نسلوں کی نسلیں مرتد ہو رہی ہیں' عیسائی ہو رہے ہیں' یہودی ہو رہے ہیں' قادیانی ہو رہے ہیں' اور کوئی توجہ نہیں' میں نہیں کہتا کہ جھگڑا کرو لیکن کم سے کم ان کو دین کی تعلیم تو دو' سمجھاؤ تو سہی' نماز باجماعت کا پابند کرو' انہیں حرام وحلال کا تو پتا ہو' کوئی نظام بناؤ' کوئی تنظیم بناؤ اور زکوٰۃ' صدقات' خیرات دنیا بھر کے مصارف میں خرچ کرتے ہو' اسلام کے لئے بھی خرچ کرو' ان غریبوں کو تم زکوٰۃ نہیں دو گے تو یہ کرسچنوں کے پاس ہی جائیں گے' اور اگر ان کی صدقات و خیرات سے مدد کرو گے' بیواؤں کا' یتیموں کا' غریبوں کا ہاتھ بٹاؤ گے تو پھر یہ تمہاری بات سنیں گے' تمہاری بات میں اثر ہوگا۔

بنگلہ دیش میں علماً دیکھ کر آئے ہیں کہ کچھ کام ہو رہا ہے تو تقریباً چالیس' پچاس لاکھ روپے سالانہ سے یہ کام شروع ہوا ہے' اور دنیا بھر سے زکوٰۃ صدقات جمع کرکے ان غریبوں کو دے رہے ہیں اور ان کو اسلام پر پختہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں' وہ خود معمولی مدد کرنے پر کہتے ہیں کہ مسلمان اگر ہمیں دیکھیں' ہماری کچھ خبر لیں تو ہم کافروں کے پاس کیوں جائیں؟

تو اس لئے بھائیو! سوچو' واقعات تو بہت ہیں' میں تفصیل میں نہیں جاتا' لیکن آج دنیا سے اسلام کو مٹانے کے لئے اسرائیل اور تمام عیسائی ملک کروڑوں ڈالر خرچ کرکے لگے ہوئے ہیں' تو اللہ کے بندو! دیندار علماً ہفتہ میں صرف ایک دن نکال لو اور کسی ایک گاؤں میں دو' چار اس میں ہر ضلع کے لوگ اور مدرسے کے لوگ جائیں اور جا کر پہلی بات یہ کہ نماز اور جماعت ہو' اور ہر گاؤں میں یہ کام ہو تاکہ نماز اور جماعت ہو پانچوں وقت اور بچوں کو دین کی تعلیم ہو سکے' اور یہ نگرانی ہو کہ کوئی اسلام دشمن عورت یا مرد اس گاؤں میں نہ آنے پائے' اس کی فکر کرنی چاہئے' کم از کم اتنا تو کرنا چاہئے۔

لیکن وہ مدرسے والے بدقسمتی سے اے سی' کولر اور جناب کیا کہوں؟ کیسے ان کو مصیبت اٹھانے' قربانی دینے کی توفیق ہو؟ وہ عیش وآرام میں زندگی گزار رہے ہیں اور اسلام کا بوریا بستر بندھ رہا ہے' آپ کو یہ تکبر ہے کہ ہمارا ملک پاکستان ہے' حالانکہ اندر سے کھوکھلا ہوگیا ہے۔ ضلعوں کے ضلع ارتداد کا شکار ہیں اور قسم قسم کی تحریکات چل رہی ہیں۔ کوئی گمراہی ایسی نہیں جو آپ کے ملک میں برآمد نہ ہوتی ہو' آپ کچھ توجہ کیجئے۔ مسلمانوں کو سیدھے راستے پر لائیے' بچائیے۔ اللہ نے آپ کو کاریں بھی دی ہیں' پیسہ بھی دیا ہے' زکوٰۃ بھی نکالتے ہیں' مدرسوں میں بھی خرچ کیجئے' لیکن غریبوں کی طرف بھی توجہ کیجئے' تو بھائیو! اس طرف توجہ کرو اور اللہ کے راستے پر چلو۔

ایک بات اور کہنا چاہتا ہوں کہ آپ کے ملک میں' شہروں میں فتنہ ہے اہل قرآن کا' قرآن کے مقابلہ میں یہودیوں اور قادیانیوں کی جھوٹی کتابیں لکھی اور پڑھی جارہی ہیں' قرآن نے اس کو حرام کیا ہے' حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حرام کیا ہے' اس کے باوجود اس کو دلیل بنایا جاتا ہے جھوٹی کہانیوں کو' اسرائیلیات کو' اور صحابہ

باقی صفحہ ۱۷ پر

انسان کا کمال

مولانا مفتی محمد فاروق

انسان بے کمال پیدا ہوتا ہے' کوئی کامل اپنا کمال پیدائش کے وقت اپنے ساتھ لے کر نہیں آتا' ہر انسان اس دنیا میں آ کر یہ کمالات حاصل کرتا ہے' یہیں آ کر سب کچھ سیکھتا ہے' ترقی کے دروازے اس کے لئے کھلے ہوئے ہیں' وہ شاہراہ پر بہت آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ان ترقیات پر حق تعالیٰ شانہ نے بڑے وعدے فرمائے ہیں' ان سب کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو نمونہ بنا کر دنیا میں بھیجا اور یوں فرمایا کہ ہمیں ایسی زندگی مطلوب ہے جیسی ہمارے نبیؐ کی زندگی ہے' جیسی زندگی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے' ویسی زندگی حق تعالیٰ کو مطلوب اور پسند ہے۔حق تعالیٰ شانہ کی مرضی یہ ہے کہ سب لوگ اسی طریقہ پر چلیں' تو جتنے لوگ اور جس قدر لوگ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر چلیں گے' اسی قدر وہ حق تعالیٰ کے محبوب بنتے چلے جائیں گے' یہ اصل معیار ہے' اس معیار پر جو چلے گا وہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا چلا جائے گا' اور یہ قرب ایسا نہیں جو آنکھوں سے نظر آتا ہو' کانوں سے سنائی دیتا ہو' زبان سے چکھنے کے قابل ہو' بلکہ اس قرب کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ: ”نحن اقرب الیہ من حبل الورید“ (حق تعالیٰ شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں)۔اس کی ذات عالی ہے ایسی کہ اس کے قرب کو اس دنیا میں کسی چیز کے ساتھ تشبیہ نہیں دی جاسکتی' جس طرح اس کی ذات وراء الوراء ہے' اس کا بھی کوئی ادراک نہیں کرسکتا' اور کسی چیز کے ساتھ تشبیہ نہیں دے سکتا' اس کی قربت کا جو راستہ ہے' وہ یہی ہے (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل ومکمل اتباع) چاہے آنکھوں سے کچھ نظر آئے یا نہ آئے۔

بعضے اولیاءٔ اللہ کی بڑی کرامتیں ہوتی ہیں۔ ان کو ظاہری آنکھوں سے بھی بہت کچھ نظر آتا ہے' جیتے جاگتے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرتے ہیں' بیداری کی حالت میں زیارت کرتے ہیں۔فیض الباری میں لکھا ہے کہ: جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے آٹھ مرتبہ بیداری کی حالت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی' لیکن یہ زیارت ایسی ہوتی ہے کہ اس کی وجہ سے آدمی صحابی نہیں بنتا' ایسی زیارت کرنے والا صحابہ رضی اللہ عنہم کے مقام کو نہیں پہنچ سکتا۔

حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ مسجد نبویؐ میں درس دے رہے تھے' اس میں حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مسئلہ آ گیا۔حضرت مولانا نے اس کو ثابت فرمایا۔طلبہ نے اشکال کیا' آپ نے اس کا جواب مرحمت فرمایا۔طلبہ نے پھر اشکال کیا' آپ نے پھر جواب دیا' طلبہ نے پھر اشکال کیا' آپ نے پھر جواب دیا' پھر یکدم اس طرف دیکھا' یعنی روضۂ اقدسؐ کی طرف' طلبہ نے بھی دیکھا' دیکھا تو وہاں روضۂ اقدس نہیں ہے' عمارت نہیں ہے' جگہ صاف ستھری ہے اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس تشریف فرما ہیں' سب نے دیکھا' اچھا بھئی! اشکال کرتے ہو' اس پر کیا اشکال کرو گے؟ اس کے بعد اپنی کتاب کی طرف متوجہ ہوئے' طلبہ بھی متوجہ ہوئے' پھر طالب علم نے دیکھا تو روضۂ اقدس کی عمارت موجود ہے۔

تو اس قسم کی چیزیں حق تعالیٰ اپنے بندوں کو دکھلاتے ہیں' سنا دیتے ہیں۔ایک مرتبہ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہ نے بہت جگہ خطوط لکھے' اور ان خطوط کے ذریعہ بہت سے علماً سے دریافت کیا کہ ایک بات بتایئے: ایک شخص وہ ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت خواب میں کرتا ہے' ایک شخص وہ ہے جو بیداری میں زیارت کرتا ہے' ان دونوں میں سے کون سی زیارت قوی ہے؟ اپنے ذوق کے مطابق سب نے جوابات دیئے' میں (حضرت مفتی محمود حسن گنگوہیؒ) حاضر ہوا تو مجھ سے بھی فرمایا: میں

نے عرض کیا' حضرت! خواب کی زیارت قوی ہے بہ نسبت بیداری کے' فرمایا: کیوں؟ میں نے کہا: اس کی ذمہ داری لی گئی ہے:''ان الشیطان لا یتمثل بی من رانی فقد رانی'' یہ ذمہ داری لی گئی ہے' ضمانت ہے کہ جس نے خواب میں دیکھا' اس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' اس پر فرمایا: کیا بیداری کی حالت میں شیطان کو قدرت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت بنا لینے کی؟ میں نے کہا کہ شیطان کو تو اس پر قدرت نہیں' البتہ قوت متخیلہ ایک صورت گھڑ سکتی ہے' یہ احتمال باقی رہ جاتا ہے' اور خواب میں اس احتمال کو قطع کر دیا گیا ہے۔

بات یہ ہے کہ خواب میں جس نے دیکھا وہ تو خواب کی رو سے صحیح ہے اور یہاں قوت متخیلہ ایک صورت بنا سکتی ہے' ایسے ہی قوت واہمہ صورت گھڑ سکتی ہے اور گھڑ لیتی ہے' جنگل میں جاتے ہوئے کتنی صورتیں نظر آ جاتی ہیں اور دور سے جانے کیا کیا نظر آ جاتا ہے؟ اس لئے یہاں اتباع رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں کچھ نظر آئے یا نہ آئے لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ کا خاص قرب حاصل ہو رہا ہے' اور ہمارا ایمان تو قرآن پاک پر ہے' اپنی آنکھوں پر تھوڑا ہی ہے' اپنی آنکھوں کے حوالہ کر دیا جائے تو کچھ بھی حاصل نہ ہو اور ہم نے دیکھا ہی کیا ہے؟ جنت دیکھی؟ دوزخ دیکھی؟ عرش دیکھا؟ کرسی دیکھی؟ لوح دیکھی؟ حوض کوثر دیکھا؟ کچھ بھی تو نہیں دیکھا۔ قبر میں جو روشنی کر دی جاتی ہے' جنت کا راستہ دروازہ کھول دیا جاتا ہے یہ دیکھا ہے؟ نہیں دیکھا۔ ہم ایمان بالغیب لاتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ فرما دیا' اس پر ایمان لے آئے' آنکھوں سے دیکھ کر ایمان لانے کا تو ہم سے مطالبہ نہیں' جو چیزیں غیب ہیں' ان پر ایمان لانے کا مطالبہ ہے' اسی وجہ سے جب انسان کے انتقال کا وقت آ جاتا ہے تو عالم آخرت کی چیزیں اس پر منکشف ہو جاتی ہیں' ملک الموت سامنے آ جاتا ہے' اس وقت جو ایمان لاتے ہیں تو ان کا ایمان بھی مقبول نہیں ہوتا' غرغرہ کی حالت کا ایمان مقبول نہیں ہے' اس واسطے کہ ایمان بالغیب نہیں رہا' ایمان بالمشاہدہ ہو گیا' تو مرنے کے بعد جب وہاں وہ سب چیزیں سامنے آئیں گی' جن کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے تو ان کو دیکھ کر کہیں گے:'' ابصرنا وسمعنا فارجعنا نعمل صالحاً انا موقنون'' (ہم نے دیکھ لیا' سن لیا' اب ہمیں لوٹا دیجئے' دنیا میں جا کر پھر سے عمل کریں گے) ان کی یہ بات منظور نہیں ہو گی' کیونکہ یہاں تو ایمان بالغیب معتبر ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیمؓ کا انتقال شیر خوارگی کے زمانہ میں سولہ' سترہ مہینہ کی عمر میں ہوا' ایک روز بچہ کی والدہ نے عرض کیا کہ دودھ جوش مار رہا ہے' دودھ پینے کی مدت پوری نہیں ہوئی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو تمہارے دودھ کی ضرورت نہیں رہی' جنت میں اس کے لئے دودھ کا انتظام ہو گیا' تم چاہو تو تم کو اس کی صورت دکھلا دوں؟ چاہو تو اس کی آواز سنوا دوں؟ بچہ کی ماں نے جواب دیا کہ نہیں' مجھے صورت دیکھنے کی ضرورت نہیں' نہ آواز سننے کی ضرورت' آپؐ نے فرما دیا' بس وہی کافی ہے۔ بات یہ ہے کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے باوجود پھر بھی یقین کرنا دیکھنے پر موقوف رہا تو یہ ایمان بالغیب نہ رہتا۔ یہ روایت ابن ماجہ میں موجود ہے۔ اس واسطے یہاں ایمان بالغیب معتبر ہے۔ تو مؤمن کے ایمان کی اعلیٰ درجہ کی ترقی اور اس کی سعادت یہی ہے کہ اس کا ایمان مغیبات پر سب سے زیادہ ہو۔

اپنی آنکھوں کو جھٹلایا جا سکتا ہے اور جتنے تجربہ کار' دانشمند' ڈاکٹر ہوں' ان سب کی بات غلط ہو سکتی ہے' لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ ارشاد فرمایا وہ سچ ہے' اس کے اندر کذب کا کوئی احتمال نہیں' اس چیز میں انسان جتنا پختہ ہو گا' اتنا ہی اللہ تعالیٰ کا اس کو قرب نصیب ہو گا' اور اسی قدر وہ حق تعالیٰ کا محبوب ہو گا۔ (ماخوذ از مواعظ فقیہ الامت)

☆☆.............☆☆

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار' میٹھادر کراچی
فون: 745573

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

مولانا محمد اسمٰعیل عارفی

ایک صحابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپؐ سے چند سوالات کئے‘ ذیل میں وہ سوالات اور ان کے جوابات افادۂ قارئین کے لئے پیش کئے جارہے ہیں:

انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں چاہتا ہوں کہ سب سے بڑا عالم بن جاؤں؟

آپؐ نے فرمایا: خدا سے ڈرتے رہو‘ سب سے بڑے عالم بن جاؤ گے‘ خدا کا خوف اور اس کے احکام پر عمل کرنے سے انسان پر علم وحکمت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

صحابیؓ نے عرض کیا: میں چاہتا ہوں کہ سب سے بڑا انسان بن جاؤں؟

آپؐ نے فرمایا: سب سے بہتر اور بڑا شخص وہ ہے جو دوسروں کو نفع پہنچائے‘ تمہیں چاہئے کہ دوسروں کے لئے نفع بخش بن جاؤ۔

صحابی نے عرض کیا: میری تمنا ہے کہ عادل و منصف بن جاؤں؟

ارشاد فرمایا: دوسروں کے لئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے (پسند) کرتے ہو۔

صحابی نے عرض کیا: میں خدا کے دربار میں سب سے زیادہ مقرب بننا چاہتا ہوں؟

ارشاد فرمایا: اللہ کا ذکر کثرت سے کرو‘ خدا کے مقرب بن جاؤ گے۔

صحابی نے عرض کیا: میری تمنا ہے کہ نیکی اور احسان کرنے والا بنوں؟

ارشاد فرمایا: نماز اس طرح پڑھو کہ گویا تم اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو‘ اگر یہ ممکن نہ ہو تو اس طرح پڑھو گویا وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

صحابی نے عرض کیا: میں چاہتا ہوں کہ میرا ایمان مکمل ہوجائے؟

ارشاد فرمایا: اخلاق و عادات سنوار لو‘ ایمان مکمل ہوجائے گا۔

صحابی نے عرض کیا: میں خدا کا اطاعت گزار بندہ بننا چاہتا ہوں؟

ارشاد فرمایا: فرائض ادا کرتے رہے تو تمہارا شمار اطاعت گزاروں میں کیا جائے گا۔

صحابی نے عرض کیا: میں اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملنا چاہتا ہوں کہ گناہوں سے پاک صاف ہوں؟

ارشاد فرمایا: غسل جنابت کی برکت سے گناہوں سے پاک اٹھو گے۔

صحابی نے عرض کیا: میری آرزو ہے کہ میدان حشر میں نور کے ساتھ اٹھایا جاؤں؟

ارشاد فرمایا: اگر ظلم نہیں کرو گے تو قیامت میں نور کے ساتھ اٹھو گے۔

صحابی نے عرض کیا: میں چاہتا ہوں کہ اللہ مجھ پر رحم کرے؟

ارشاد فرمایا: اپنے آپ پر اور مخلوق پر رحم کھاؤ‘ اللہ تم پر رحم کرے گا۔

صحابی نے عرض کیا: میرا جی چاہتا ہے کہ میرے گناہ کم ہوں؟

ارشاد فرمایا: استغفار کثرت سے پڑھا کرو‘ گناہ کم ہوجائیں گے۔

صحابی نے عرض کیا: میرا جی چاہتا ہے کہ میرے رزق میں زیادتی و برکت ہو؟

ارشاد فرمایا: پاک وطاہر رہا کرو‘ رزق میں زیادتی ہوگی۔

صحابی نے عرض کیا: میں چاہتا ہوں کہ اللہ جل شانہ اور اس کے رسول کا دوست بن جاؤں؟

ارشاد فرمایا: جو چیزیں اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں ان کو اپنے لئے پسند کرلو اور جو چیزیں اللہ اور اس کے رسول کو ناپسند ہیں ان کو ناپسند کرلو تو اللہ کے دوست بن جاؤ گے۔

صحابی نے عرض کیا: میں اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچنا چاہتا ہوں؟

ارشاد فرمایا: کسی پر بے جا غصہ نہ کرو گے تو اللہ کے غضب سے بچے رہو گے۔

صحابی نے عرض کیا: میں اللہ کے دربار میں مستجاب الدعوات بننا چاہتا ہوں؟

ارشاد فرمایا: حرام چیزوں اور حرام باتوں سے بچو گے تو مستجاب الدعوات بن جاؤ گے۔

صحابی نے عرض کیا: میں چاہتا ہوں کہ اللہ مجھے قیامت میں سب کے سامنے رسوا نہ کرے؟

ارشاد فرمایا: اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرو گے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کی رسوائی سے بچائے گا۔

(بحوالہ کنزالعمال‘ بیہقی)

یہ حدیث مبارکہ عمل کرنے والے کے لئے مشعل راہ ہے‘ اس کو بار بار پڑھنا چاہئے اور اپنے اندر ایسی مطلوبہ صفات پیدا کرنے کی کوشش کرنا چاہئے۔

☆☆..........☆☆

پہلی قسط

مرزا غلام احمد قادیانی کے مالی معاملات

ڈاکٹر سید راشد علی

تاریخ انسانی اس بات کی شاہد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آج تک جتنے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام مبعوث فرمائے‘ انہوں نے بنی نوع انسان کو مال و دولت اور دیگر چیزوں کی ہوس سے نجات دلا کر رب تعالیٰ کی بندگی اختیار کرنے کا درس دیا تا کہ انسانوں کی دنیا اور عقبیٰ دونوں سنور جائیں۔ سرکار دو عالم‘ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جس رات اس دنیا سے تشریف لے گئے‘ اس رات گھر کے چراغ میں تیل تک نہ تھا۔

ان پاک نفوس کے مقابلہ میں بہت سے دھوکے باز پیدا ہوتے رہے‘ جنھوں نے انسان کو مذہب کے نام پر دھوکا دے کر دنیوی مال و اسباب جمع کئے‘ مذہب کو کمائی کا ذریعہ بنا کر اپنی عاقبت بھی تباہ کی اور اپنے ساتھ ان بدنصیبوں کی آخرت بھی برباد کی جو ان کے دام فریب میں گرفتار ہو گئے۔

قارئین کرام! ہم ایسے ہی ایک جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی کے ان گوشوں کو عوام کے سامنے پیش کرتے ہیں جن کا تعلق مالی معاملات سے ہے تا کہ اس کے پیروکاروں کو پتا چلے کہ وہ کس فراڈ میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان بدنصیبوں کو حق اور باطل میں تمیز کر کے حق کی پیروی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

معزز قارئین! بحیثیت مسلمان ہمارا عقیدہ ہے کہ وحی کا سلسلہ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو چکا ہے‘ ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کو اپنے خطاب سے مشرف کرے تو اسے ایک طرف تو اپنی کم مائیگی کا احساس ہوگا اور دوسری طرف مالکِ کائنات کی انتہائی کرم نوازی کا احساس ہوگا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے جب اللہ رب العزت نے کوہِ طور پر خطاب کیا تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے دیدار کی خواہش کی‘ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب عرش پر تشریف لے گئے تو امت کو بخشوانے کی فکر کی۔ مگر ایک جھوٹا شخص جب یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے کلام کیا ہے تو اس کو کیا فکر ہوتی ہے؟ ظاہر ہے کہ اس کو وہی فکر ہوگی جس کی وجہ سے اس نے یہ جھوٹا دعویٰ کیا‘ اور ایسے فراڈیے کی تحریریں اس کی نیت کا پردہ فاش کرنے کے لئے کافی ہیں‘ ملاحظہ فرمایئے جھوٹا مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے:

”جب مجھے حضرت والد صاحب مرحوم کی وفات کی نسبت اللہ جل شانہ کی طرف سے یہ الہام ہوا جو میں نے ابھی ذکر کیا ہے تو بشریت کی وجہ سے مجھے خیال آیا کہ بعض وجوہ آمدن حضرت والد صاحب کی زندگی سے وابستہ ہیں‘ پھر نہ معلوم کیا کیا ابتلا ہمیں پیش آئے گا۔“

(روحانی خزائن جلد ۱۳ص ۱۹۴)

ملاحظہ فرمایا آپ حضرات نے! خدا تعالیٰ مرزا صاحب سے کلام کرتا ہے اور مرزا صاحب کو کیا فکر ہے؟ مالی تنگی/ پیسہ!!! بقول مرزا صاحب‘ ان کے والد کے انتقال کی پیشگی خبر اللہ ان کو دے رہا ہے اور مرزا صاحب کو کیا غم ہے؟ یہی کہ ذریعہ آمدنی بند ہو جائے گا!!!

بقول مرزا صاحب کے یہ وہ دور تھا جب ابھی ان کو یہ اطلاع نہیں ملی تھی کہ اللہ نے ان سے کیا کام لینا ہے‘ گویا مرزا صاحب نادان تھے اندھیرے میں تھے۔

مامور بننے کے بعد مرزا قادیانی کی پریشانی:

جب بقول مرزا قادیانی کے اسے پتا چل گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو کس مقصد کے لئے چنا ہے یعنی اس کے دعویٰ کے مطابق خدا نے اس کو مسیح موعود بنا دیا ہے‘ تو اس وقت مرزا صاحب پر اس کا کیا ردعمل ہوا؟ ملاحظہ فرمایئے:

”ضرور تھا کہ اس وعدہ کے موافق اس امت میں سے کسی کا نام مریم ہوتا اور پھر اس طرح ترقی کر کے اس سے عیسیٰ پیدا ہوتا اور وہ ابن مریم کہلاتا‘ سو وہ میں ہوں‘ وہی ”ھذی الیک“ مریم کو بھی ہوئی اور مجھے بھی‘ مگر باہم فرق یہ ہے کہ اس وقت مریم ضعف بدنی میں مبتلا تھی اور میں ضعف مالی میں مبتلا تھا۔“

(نزول مسیح روحانی خزائن جلد ۱۸ص ۵۴۱)

اللہ تعالیٰ (بقول مرزا صاحب کے) مرزا صاحب سے کلام کرتا ہے' اور اس نام نہاد وحی کے ذریعہ انہیں مریم اور پھر مریم سے عیسیٰ بنا دیتا ہے' اور ان کے ذہن وفکر پر کیا احساس طاری ہے؟ مالی مشکلات کا شکوہ!! سبحان اللہ! حق اور باطل کا کیسا واضح تضاد ہے!!

خاندانی زوال کا روح فرسا احساس:

مرزا صاحب کو شروع ہی سے اپنے خاندانی زوال کا شدت سے احساس تھا!! چنانچہ اپنی خودنوشت میں وہ لکھتے ہیں:

''سکھوں کے ابتدائی زمانے میں میرے پردادا صاحب مرزا گل محمد ایک نامور اور مشہور رئیس اس نواح کے تھے...... میرے دادا صاحب...... کے وقت ہمارے بزرگوں پر بڑی تباہی آئی...... پھر رنجیت سنگھ کی سلطنت کے آخری زمانے میں میرے والد صاحب مرحوم مرزا غلام مرتضیٰ قادیان واپس آئے اور مرزا موصوف کو اپنے والد کے دیہات میں سے پانچ گاؤں واپس ملے...... پھر بھی بلحاظ پرانے خاندان کے میرے والد صاحب مرزا غلام مرتضیٰ اس نواح میں ایک مشہور رئیس تھے۔'' (کتاب البریہ روحانی خزائن جلد ۱۳ص ۱۷۵'۱۷۶)

''غرض ہماری ریاست کے ایام دن بدن زوال پذیر ہوتے گئے' یہاں تک کہ آخری نوبت ہماری یہ تھی کہ ایک کم درجہ کے زمیندار کی طرح ہمارے خاندان کی حیثیت ہوگئی۔'' (تحفہ قیصریہ روحانی خزائن جلد ۱۲ص ۲۷۱)

''اس کے بعد انگریز آئے تو انہوں نے ہماری خاندانی جاگیر ضبط کرلی اور صرف سات سو روپیہ سالانہ کی ایک اعزازی پنشن نقدی کی صورت میں مقرر کردی جو ہمارے دادا صاحب کی وفات پر صرف ایک سواسی رہ گئی اور پھر تایا صاحب کی وفات کے بعد بالکل بند ہوگئی۔'' (سیرۃ المہدی حصہ اوّل روایت نمبر ۴۸ مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

اب قارئین سمجھ گئے ہوں گے کہ مرزا صاحب کو کس شدت سے اپنی خاندانی ریاست کے ضائع ہونے کا احساس تھا۔ اس احساس محرومی اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی طلب مال اور حب مال نے پھر ساری عمر مرزا صاحب کا پیچھا نہیں چھوڑا۔

دادا جی کی پنشن ادھر ادھر اڑا دی:

مرزا غلام احمد قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد ایم اے لکھتا ہے:

''بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ: ''ایک دفعہ جوانی کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) تمہارے دادا کی پنشن وصول کرنے گئے تو پیچھے پیچھے مرزا امام دین بھی چلے گئے' جب آپ نے پنشن وصول کرلی تو وہ آپ کو پھسلا اور دھوکا دے کر بجائے قادیان لانے کے باہر لے گیا اور ادھر ادھر پھراتا رہا' پھر جب آپ نے سارا روپیہ اڑا کر ختم کردیا تو آپ کو چھوڑ کر کہیں اور چلا گیا۔'' (سیرت المہدی حصہ اوّل روایت نمبر ۴۹ص ۴۴)

سبحان اللہ! اس سادگی کو کیا کہیے؟ پوت کے چلن پالنے میں ہی نظر آگئے تھے۔ اس پنشن کی مالیت موجودہ دور میں لاکھوں روپے بنتی ہے' جو مرزا صاحب نے محض چند دنوں میں ادھر ادھر اڑا دی۔ وہ کیا حرکتیں تھیں؟ اس کا فیصلہ ہم قارئین پر چھوڑتے ہیں۔

رجوعات اور فتوحات کی کوشش:

''اپنے اوائل دور میں مرزا صاحب امرتسر گئے اور ایک بزرگ مولوی عبداللہ غزنوی سے ملاقات کی اور فرمایا: میں پہلے سیالکوٹ کی کچہری میں نوکر تھا' قلیل تنخواہ میں بسر اوقات نہ ہوتی تھی' اس لئے تیاری کر کے مختاری کا امتحان دیا لیکن ناکام رہا۔ مولوی صاحب نے پوچھا کہ اب کیا منشاء ہے؟ مرزا صاحب نے فرمایا: ''اب نوکری وغیرہ کا تو قصد نہیں' محض توکل پر گزارا کرنا چاہتا ہوں' رجوعات اور فتوحات کی دعا کا خواستگار ہوں' آپ دعا فرمادیجئے۔'' (چودھویں صدی کا مسیح ص ۴۸)

شادی کا الہام اور پیسے کی پریشانی:

مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے:

''ستاسیواں نشان (نبوت) یہ پیش گوئی ہے کہ میری اس شادی کے بارے میں جو دہلی میں ہوئی تھی' خدائے تعالیٰ کی طرف سے مجھے یہ الہام ہوا تھا کہ: ''الحمد للّٰہ الذی جعل الصھر و النسب'' یعنی اس خدا کو تعریف ہے جس نے تمہیں دامادی اور نسب دونوں طرف سے عزت دی یعنی تمہاری نسب کو بھی شریف بنایا اور تمہارے بیوی بھی سادات میں سے آئے گی۔ یہ الہام شادی کے لئے ایک پیش گوئی تھی' جس سے مجھے یہ فکر پیدا ہوا کہ شادی کے اخراجات کو کیونکر انجام دوں گا؟'' (روحانی خزائن جلد ۲۲ص ۲۴۷)

براہین احمدیہ کی چھپائی کیلئے چندہ کا اشتہار:

اپنی ان مالی پریشانیوں کا سب سے آسان حل مرزا صاحب کو یہ نظر آیا کہ لوگوں کی جہالت' توہم پرستی' سادہ لوحی اور مذہب سے لگاؤ کا ناجائز فائدہ اٹھایا جائے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے اوائل دور سے ہی مذہبی کتابوں کی چھپائی اور فروخت کو کمائی کا ذریعہ بنایا۔ سب سے پہلے اسلام کی حقانیت ثابت کرنے کے لئے پچاس جلدوں میں ''براہین احمدیہ'' لکھنے کا اعلان کیا اور ساتھ ہی مسلمانوں سے چندہ کی اپیل کی۔ یہ وہ دور تھا جب ابھی ان کے کفریہ عقائد لوگوں پر آشکارا نہیں ہوئے تھے' چنانچہ مسلمانوں کو اس کتاب کی اشاعت کے لئے چندہ کی ترغیب دیتے ہوئے مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے:

''ایسی بڑی کتاب کا چھپ کر شائع ہونا بجز معاونت مسلمان بھائیوں کے بڑا مشکل امر ہے اور ایسے اہم کام میں اعانت کرنے میں جس قدر ثواب ہے وہ ادنیٰ اہل اسلام پر بھی مخفی نہیں۔ لہٰذا اخوان مومنین سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں شریک ہوں اور اس کے مصارف طبع میں معاونت کریں۔ اغنیاء لوگ اگر اپنے مطبخ کے ایک دن کا خرچ بھی عنایت فرمائیں تو یہ کتاب بسہولت چھپ جائے گی ورنہ یہ مہر درخشاں چھپا رہے گا۔ یا یوں کریں کہ ہر ایک اہل وسعت بہ نیت خریداری کتاب پانچ' پانچ روپیہ معہ اپنی درخواستوں کے راقم کے پاس بھیج دیں' جیسے جیسے کتاب چھپتی جائے گی' ان کی خدمت میں ارسال ہوتی رہے گی۔'' (مجموعہ اشتہارات جلد اوّل ص ۱۱'۱۲)

مسلمانوں نے پچاس جلدوں کی اس کتاب کے لئے دل کھول کر چندہ دیا اور کئی حضرات نے تو کتاب کی قیمت پیشگی ادا کر دی' مگر جب اگلے چار سالوں میں اس کتاب کی صرف چار جلدیں شائع ہوئیں تو مرزا صاحب کو دن میں تارے نظر آنے لگے' کیونکہ اس رفتار سے تو اگلے پچاس سال تک وہ کتاب ہی لکھتے رہتے اور شائع کر کے خریداروں میں مفت تقسیم کرتے رہتے' گویا کمائی کے دروازے بند ہو جاتے' چنانچہ چار جلدوں کے بعد انہوں نے براہین احمدیہ کی تالیف موقوف کر دی' اگلے پچیس سالوں میں مرزا صاحب نے تقریباً ۸۰ دیگر کتابیں لکھ کر فروخت کیں اور جن لوگوں نے براہین احمدیہ کی پچاس جلدوں کی قیمت پیشگی ادا کی تھی' ان کے احتجاج کی کوئی پروا نہ کی اور نہ ہی اپنے وعدے کا پاس کیا۔ پچیس سال بعد انہوں نے اس کتاب کی پانچویں جلد شائع کی اور اس کے دیباچہ میں انتہائی ڈھٹائی کے ساتھ تحریر کیا:

''پہلے پچاس حصے لکھنے کا ارادہ تھا مگر پچاس سے پانچ پر اکتفا کیا' اور چونکہ پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے' اس لئے پانچ حصوں سے وہ وعدہ پورا ہو گیا۔'' (دیباچہ براہین احمدیہ' روحانی خزائن جلد ۲۱ ص ۹)

پیسوں کے متعلق پچاس ہزار الہامات:

مرزا صاحب کے نام نہاد الہامات و واہیات کا مطالعہ کریں اور ان کی تحریک کا جائزہ لیں تو وہ صرف پیسے کے گرد گھومتی نظر آئے گی' چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

''یاد رہے کہ خدا تعالیٰ کی مجھ سے یہ عادت ہے کہ اکثر جو نقد روپیہ آنے والا ہو' یا اور چیزیں تحائف کے طور پر ہوں' ان کی خبر قبل از وقت بذریعہ الہام یا خواب کے مجھ کو دے دیتا ہے اور اس قسم کے نشان پچاس ہزار سے کچھ زیادہ ہوں گے۔'' (حقیقت الوحی' روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۳۴۶)

مرزا صاحب کی واہیات کے چند نمونے:

''ایک رویا دیکھا کہ ایک کاغذ ہے' جس کے اوپر کی دو تین سطریں فارسی خط میں ہیں' باقی سب انگریزی ہے' اس کا مطلب یہ سمجھ میں آیا: گویا کوئی میرا نام لے کر کہتا ہے کہ دو سو پچاس روپیہ انہیں دیا جائے۔'' (تذکرہ طبع دوم ص ۵۲۵' ریویو آف ریلیجنز فروری ۱۹۰۵ء)

''اول کسی نے کہا: کرنسی نوٹ' پھر ایک کتاب مجھے دی گئی' گویا وہ کرنسی نوٹ تھے' اور پھر الہاماً میری زبان پر جاری ہوا: ''دیکھو میرے دوستو! اخبار شائع ہو گیا'' فرمایا: اخبار سے مراد خبر ہے۔'' (تذکرہ طبع دوم ص: ۵۸۹)

''ایک دفعہ مجھے الہام ہوا کہ بست و یک (اکیس) روپیہ آنے والا ہے' چنانچہ یہ الہام بھی ان ہی آریوں کو بتلایا گیا...... نیز آریوں کو گواہ بنانے کے لئے ایک روپیہ کی شیرینی تقسیم کی گئی...... اگر یوں نہیں تو شیرینی کھا کر ہی نشان کو یاد رکھیں۔'' (روحانی خزائن ص: ۳۱۸ جلد ۲۲)

دعا کی قبولیت کی شرط...... بھاری نذرانہ:

''جنوری ۱۹۰۸ء کا واقعہ ہے کہ ضلع کانپور کے ایک رئیس ولی محمد نام جو ایک عرصہ سے احمدی ہو چکے تھے اور اپنے بیمار بیٹے کی صحت کے واسطے...... مسیح موعود

(مرزا قادیانی)......کی خدمت میں خط لکھا کرتے تھے انہوں نے حضور کو لکھا کہ میں مدت سے علاج کرا رہا ہوں مگر اب تک میرے بیٹے کے حق میں دعا قبول نہیں ہوئی' حالانکہ آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر دعا کی قبولیت کا وعدہ ہے......حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ جواب لکھ دیں کہ خدا کی یہ عادت نہیں کہ ہر ایک دعا قبول کرلے...... خدا کے مقابلے میں کسی کا زور نہیں' اگر وہ رئیس ایسا ہی بے دل ہے تو چاہئے کہ اس سلسلے کی تائید میں کوئی بھاری نذر مقرر کرلے' جو اس کی انتہائی طاقت کے برابر ہو اور اس کی اطلاع دے اور یاد دلاتا رہے۔'' (مفتی محمد صادق قادیانی ۲۰/اکتوبر ۱۹۳۷ء مندرجہ الفضل قادیان جلد ۲۵ نمبر ۲۴۶ ص ۲ مورخہ ۲۲/اکتوبر ۱۹۳۷ء)

خیرات کا مقصد؟......نام کا اشتہار:

''حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے زمانے میں ایک عرب سوالی آیا۔ آپ نے اسے ایک معقول رقم دے دی' بعض نے اس پر اعتراض کیا' تو فرمایا: یہ جہاں بھی جائے گا ہمارا ذکر کرے گا' گو وہ دوسروں سے زیادہ وصول کرنے کے لئے ہی کرے مگر دور دراز مقامات پر ہمارا نام پہنچا دے گا۔'' (اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲ نمبر ۱۰۳ ص ۹ مورخہ ۲۶/فروری ۱۹۳۵ء)

ٹیچی ٹیچی فرشتہ اور مالی مدد:

''۵/مارچ ۱۹۰۵ء کو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص جو فرشتہ معلوم ہوتا تھا' میرے سامنے آیا اور بہت سا روپیہ میرے دامن میں ڈال دیا' میں نے اس کا نام پوچھا' اس نے کہا: نام کچھ نہیں' میں نے کہا: آخر کچھ تو نام ہوگا' اس نے کہا: میرا نام ہے ٹیچی ٹیچی۔ یہ پنجابی زبان میں وقت مقررہ کو کہتے ہیں۔ یعنی عین ضرورت کے وقت پر آنے والا۔ تب میری آنکھ کھل گئی' بعد اس کے خدا تعالیٰ کی طرف سے کیا ڈاک کے ذریعہ سے اور کیا براہ راست لوگوں کے ہاتھوں سے اس قدر مالی فتوحات ہوئیں جن کا خیال وگمان نہ تھا اور کئی ہزار روپیہ آ گیا۔'' (روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۳۴۶)

مال مفت' دل بے رحم:

قارئین کرام! آیئے اب دیکھتے ہیں کہ یہ ہزار ہا روپیہ جو کہ آج کے حساب سے کروڑوں روپے بنتے ہیں' مرزا صاحب نے کہاں خرچ کیا:

''اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ مہدی مسعود (مرزا غلام احمد قادیانی) اپنی زندگی میں اپنے اہل وعیال اور اقارب کو اسی آمد میں سے خرچ دیتے تھے جو جماعت کی طرف سے آپ کی خدمت میں پیش ہوتی تھی یا کسی اور سبیل سے' یہ بات ہر ایک فرد جانتا ہے کہ حضور......اسی آمد سے خرچ دیا کرتے تھے' پس آپ کے بعد انجمن (احمدیہ قادیان) کا یہ فرض ہے کہ ان کو اسی آمد میں سے اسی انداز پر دیں جس طرح حضرت مسیح موعود دیتے تھے' کیونکہ انجمن مسیح موعود سے بڑھ کر امین نہیں ہو سکتی۔'' (اظہار حقیقت ص ۱۳ مورخہ ۲۸/نومبر ۱۹۱۳ء شائع کردہ انجمن انصار اللہ قادیان)

مرزا پر مریدوں کے پیسے ہضم کرنے کا الزام اور انکم ٹیکس کی چوری کا مقدمہ:

''مرزا غلام احمد پر امسال سات ہزار دو سو روپیہ اس کی سالانہ آمدنی قرار دے کر ایک سو ستاسی روپے آٹھ آنے انکم ٹیکس قرار دیا گیا......مرزا غلام احمد نے اپنے بیان حلفی میں لکھوایا کہ اس کو تعلقہ داری زمین اور باغ کی آمدنی ہے' تعلقہ داری کی سالانہ تخمیناً بیاسی روپیہ دس آنے کی' زمین کی تخمیناً تین سو روپیہ سالانہ کی اور باغ کی سالانہ تخمیناً دو سو تین سو روپیہ' چار سو روپیہ اور حد درجہ پانچ سو روپیہ کی آمدنی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ اس کو کسی قسم کی کوئی آمدنی نہیں ہے' مرزا غلام احمد نے یہ بھی بیان کیا کہ اس کو تخمیناً پانچ ہزار دو سو روپیہ سالانہ مریدوں سے اس سال پہنچا ہے' اور اس کی ذات خرچ میں نہیں آتی' خرچ اور آمدنی کا حساب باضابطہ کوئی نہیں ہے' صرف یادداشت سے تخمیناً لکھوایا ہے' مرزا غلام احمد نے یہ بھی بیان کیا کہ اس کی ذاتی آمدنی باغ' زمین اور تعلقہ داری کی اس کے ذاتی خرچ کے لئے کافی ہے اور اس کو کچھ ضرورت نہیں ہے کہ وہ مریدوں کا روپیہ ذاتی خرچ میں لاوے۔'' (نقل منشی تاج الدین صاحب پرگنہ تحصیلدار بٹالہ' ضلع گورداسپور مورخہ ۳۱/اگست ۱۸۹۸ء بمقدمہ عذرداری (انکم ٹیکس نمبری ۴۲/۵۵' ۱۸۹۸ء) روحانی خزائن جلد ۱۳ ص ۵۱۶)

(جاری ہے)

آپ ہی بتائیں؟

اشتیاق احمد

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی ایک کتاب میں لکھا کہ عیسیٰ علیہ السلام کی تین دادیاں اور نانیاں زناکار تھیں۔ مرزائی حضرات آج تک اس جملے کی وضاحت نہیں کر سکے.... ہماری خواہش تھی.... مرزا کے پیروکار ہونے کے ناتے' وہ ان الفاظ کی تشریح کر دیتے' ہمیں اس بارے میں کچھ بتا دیتے.... بات کوئی اتنی مشکل بھی نہیں.... ہم تو بہت آسان اور سیدھی بات چاہتے ہیں.... مثلاً یہ کہ تین دادیاں اور نانیوں میں سے دادیاں کتنی تھیں اور نانیاں کتنی.... تعداد کل تین ہے' اگر دو دادیاں تھیں تو ایک نانی ہوگی' اگر دو نانیاں تھیں تو پھر دادی ایک ہوگی.... یہاں تک تو خیر چلو بات سمجھ میں آ گئی.... اب سوال یہ ہے کہ اگر دادیاں دو تھیں تو.... یہ کیسے ممکن ہے؟ ہر شخص کی دادی صرف ایک ہوتی ہے.... دادی ایک سے زیادہ کیسے ہو سکتی ہے؟ مرزائی حضرات ایک تو ہمیں یہ بات بتا دیں۔ اور اگر نانیاں دو تھیں اور دادی ایک تھی' تو یہ بتا دیں کہ دو نانیاں کیسے ہو سکتی ہیں.... نانی بھی ہر شخص کی ایک ہی ہوتی ہے۔

اب آتے ہیں اس طرح کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ایک دادی بھی کہاں سے آ گئی.... آپ تو بغیر باپ کے اللہ کے حکم سے پیدا ہوئے تھے' جب آپ علیہ السلام کا کوئی باپ نہیں تھا تو دادا بھی نہیں تھا اور دادا نہیں تھا تو دادی بھی نہیں تھی۔

مطلب یہ کہ پہلے مرزائی حضرات دادی کا وجود ثابت کریں.... اور جب وہ ایسی کوئی بات بھی ثابت نہیں کر سکتے تو مرزا کو پکا جھوٹا مان لیں' اسلام کے دائرے میں آ جائیں.... اس سے بہتر مشورہ ان کے لئے بھلا کون سا ہو سکتا ہے.... کیا خیال ہے؟

اب یہاں مشکل یہ ہے کہ مرزائیوں کے بڑوں نے ان کی عقلوں پر پردے ڈال رکھے ہیں اور یہ کہہ رکھا ہے کہ مسلمانوں کی اور خاص طور پر مسلمان عالموں کی اور ان سب سے بڑھ کر ختم نبوت کے علماء کی کوئی بات نہ پڑھی جائے نہ سنی جائے.... اس لئے عام لوگ اگر اس تحریر کو پڑھیں گے تو کبوتر کی طرح آنکھیں بند کر لیں گے اور ان کے بڑے پڑھیں گے تو کہہ دیں گے.... ایسی تمام باتوں کے جوابات ہمارے علماء نے دے رکھے ہیں' یہ ہمارے لئے کوئی نئی بات نہیں....

اس کی مثال یوں ہے: میں نے کالج کے ایک پروفیسر سے کہا کہ آپ پڑھے لکھے ہیں' مرزا نے خود اپنے قلم سے یہ بات لکھی ہے کہ میں انگریز کا خود کاشتہ پودا ہوں' پھر بھی آپ اسے نبی مانتے ہیں؟ اس نے فوراً مسکرا کر جواب دیا: ان سب باتوں کے جوابات ہمارے علماء دے چکے ہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ اس بات کا جو جواب آپ کے علماء نے دیا ہے' چلئے وہی ہمیں بتا دیں' لیکن وہ آج تک یہ نہیں کر سکے.... ان حالات میں آپ ہی بتائیں کہ کوئی بتائے کیا؟؟

☆☆.........☆☆

بقیہ: علمائے کرام کی ذمہ داریاں

کرام رضی اللہ عنہم کو متہم کیا جاتا ہے' اور ایمان خراب کیا جاتا ہے' یہ لوگ اہل قرآن نہیں' حقیقت میں وہ جھوٹے ہیں' قرآن کو نہیں مانتے' قرآن میں اللہ نے اللہ کی اطاعت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت دونوں کا حکم دے کر دونوں کو فرض کیا ہے' جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کا انکار' حدیثوں کا انکار کرتے ہیں تو قرآن کی مخالفت کرتے ہیں' تو وہ اہل قرآن نہیں ہیں' وہ جھوٹے ہیں' دھوکا دیتے ہیں' اپنے آپ کو بھی' اور جہنم میں جانے کی تیاری کر رہے ہیں' اور یہودیوں کی اور قادیانیوں کی کتابیں پڑھتے ہیں' ان کو اللہ نے صحابہ کرام کی مخالفت کی لعنت میں گرفتار کر لیا ہے' تو بہر حال ایمان کی فکر کرو اور گمراہیوں سے بچو۔

ہمارے ہندوستان میں کچھ نوجوان اسی طرح کے بکے ہوئے ہیں' ایک نوجوان باہر سے پانچ کروڑ روپیہ اسی تحریک کے لئے لے کر آ رہا تھا' تو مسلمان کا ایمان کوئی چیز نہیں' جب چاہو خرید لو اور چاہے قادیانی بنا لو' جب چاہو خرید لو اور عیسائی بنا لو' جب چاہو خرید لو اور اہل قرآن بنا لو' تمام گمراہیاں مسلمان قبول کرنے کو تیار ہیں' بدقسمتی سے ایسا ہو گیا ہے کہ ایمان سے بیر (دشمنی) ہے اور پیسہ خدا بن گیا ہے۔

ان چیزوں سے بچنا چاہئے اور اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور فرمانبرداری کرنی چاہئے' اور گمراہی اور جہنم سے پناہ مانگنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور شر و فتن سے بچائے' اور صحیح راستے پر چلائے۔ آمین۔

☆☆

خالق کائنات کی نگاہ میں بڑا جرم

"ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحھا۔"

ترجمہ:......''اور زمین میں اصلاح کے بعد خرابی نہ کرو۔'' (الاعراف:۸۵)

اصلاح کے بعد خرابی نہ پھیلاؤ:

خدا کے پیغمبر حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا (اور حقیقت میں انہوں نے سارے پیغمبروں اور پیغام ربانی کی ترجمانی کی) کہ دیکھو میری قوم کے لوگو! اللہ کی زمین میں اصلاح کے بعد خرابی اور فساد نہ پھیلاؤ۔ ان کے یہ الفاظ کتنے سادہ لیکن کتنے معنی خیز' کتنے عمیق اور درد میں ڈوبے ہوئے ہیں؟ عام طور پر کہا جاتا ہے کہ بھائیو! فساد نہ مچاؤ' انتشار انگیزی نہ کرو' بدنظمی نہ پھیلاؤ' لیکن حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا: "و لا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحھا"۔

جب خدا کی زمین' اس کے کسی ملک میں معاشرہ' تمدن اور حیات انسانی کی چول بٹھانے' اس کو اپنی جگہ پر لانے' انسانوں کا رشتہ اپنے مالک سے استوار کرنے' بنی نوع انسان کے درمیان تعلقات کو درست کرنے' دوسروں کے حقوق اور اپنے فرائض کو تسلیم اور قبول کرنے' انسانی جان و مال کے احترام اور خود معاملگی کا درس دیا گیا ہو' اور اللہ کے بندوں نے بڑی تعداد میں اور بعض اوقات پورے پورے ملک اور پوری پوری قوم نے کسی خطۂ ارضی میں اس کو قبول کرلیا ہو' تو خدارا! اس کے بعد ان کوششوں پر پانی نہ پھیرو' اس نخلِ اصلاح کو خون پسینہ سے سینچا گیا' اس کی خاطر اپنے خاندانوں' اور عزت و ناموس کی بازی لگادی گئی' دنیا کے تمام مفادات سے آنکھیں بند کرلی گئیں' ایک ہی حقیقت کو یاد کیا گیا کہ زمین پر آدمیوں کو آدمیوں کی طرح اور خدا کے بندوں کی طرح رہنا سکھایا جائے' جس طرح کہ تسبیح کے دانوں کو تسبیح

مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ

میں یا ہار کے موتیوں کو ہار میں گوندھ دیا جاتا ہے' اسی طرح نسل انسانی کے افراد کو اخوت انسانی کے دھاگے میں پرودیا گیا ہے: "کلکم من آدم و آدم من تراب" (اے انسانو! تم سب آدم کی اولاد ہو' اور آدم مٹی سے بنے تھے) خدا کے لئے اس دھاگہ کو نہ توڑو' ورنہ یہ دانے بکھر جائیں گے۔

حضرت شعیب علیہ السلام کے اس مقولہ میں بڑا درد' اور دل کی تڑپ نظر آتی ہے' خدا کے پیغمبروں نے صدیوں کے عمل میں انسان کو انسانیت کا سبق پڑھایا اور انسان بن کر رہنا سکھایا' انہوں نے کہا کہ تمہاری یہ تعریف نہیں کہ مچھلیوں کی طرح پانی میں تیرو' چڑیوں کی طرح ہوا میں اڑو' شیر کی طرح دھاڑو' اور بھیڑیے کی طرح پھاڑو' تمہاری تعریف یہ ہے کہ خدا کے بندوں کی طرح خدا کی زمین پر چلو' زمین خدا کی' تم خدا کے' پھر سرکشی کہاں سے آئی؟

انہوں نے یہ نہیں فرمایا کہ: زمین کے درست ہوجانے کے بعد اس میں بگاڑ نہ پیدا کرو۔ ''اصلاح'' لفظ متعدی ہے۔ اصلاح کے لئے ایک مصلح چاہئے' دعوت چاہئے' جدوجہد چاہئے' توفیق الٰہی چاہئے' اس لفظ میں سب چیزیں آگئیں' نبوت کی تاریخ آگئی' جب خدا کے پیغمبروں اور انسانیت کے چارہ سازوں نے اپنی مبارک کوششوں سے اس خطۂ ارض کو جنت کا نمونہ بنادیا' یہاں انسان' انسان پر جان دینے کے لئے تیار ہوگئے' رہزن پاسبان اور درندے نگہبان بن گئے' ایثار و قربانی کے ایسے نمونے دنیا کے سامنے آئے کہ اگر تاریخ کی معتبر شہادت' اور شہرت و تواتر نہ ہو تو ان کا یقین کرنا ممکن نہیں تھا۔ مثلاً: عہد خلافتِ راشدہ میں ایک جنگ کے موقع پر ایک زخمی مسلمان کا جو جاں کنی میں مبتلا تھا' اور اس کا بھائی اس کو پانی کی چھاگل پیش کررہا تھا' دوسرے زخمی مسلمان کی طرف اشارہ کرتا کہ پہلے اس کو پانی پلاؤ اور ہاتھ منہ دھوؤ' دوسرے

زخمی کا تیسرے کی طرف اشارہ کرنا اور اس سلسلہ کا اسی طرح جاری رہنا' یہاں تک کہ باری باری سب نے جان دے دی اور پانی اسی طرح رکھا رہا۔ (کتاب تاریخ ومغازی)

خدا کی نگاہ میں بڑا جرم' اور خدا کے پیغمبروں اور مصلحین کی نگاہ میں بڑا ظلم یہ ہے کہ کسی معاشرہ کو' جس کے ہر فرد کی قسمت دوسرے فرد سے وابستہ ہے' اپنے ذاتی مفاد اور کوتاہ نظری کی بنا پر زیروزبر کر دیا جائے۔

اگر کوئی خرابی کسی معاشرہ (سوسائٹی) یا ملک میں پیدا ہو اور آدمی یہ سمجھے کہ ہماری بلا سے' ہمارا کیا بگڑتا ہے' فلاں محلہ میں' فلاں برادری میں' شہر کے فلاں حصے میں' ملک کی ایک ریاست میں اگر آدمی' آدمی کو مار رہا ہے' لوگوں کے گھر جلائے جا رہے ہیں' اکا دکا مسافر کو چھرا گھونپا جا رہا ہے' تو کیا حرج ہے؟ ہمارے محدود حلقہ میں تو کوئی بات نہیں' اس صورت حال اور اس طرز فکر کا جو نتیجہ ہوگا' اس کی مثال مجھے اصلاحی ادب ہی میں نہیں' ادبیات انسانی میں اس سے بہتر نہیں ملی' جو ایک صحیح حدیث میں دی گئی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک کشتی پر مسافر سوار ہیں' اس میں دو طبقے ہیں' ایک بالائی' ایک زیریں (یہ بھی اعجاز نبویؐ ہے' جہاں تک مجھے معلوم ہے' اس وقت کشتی رانی کے فن نے اتنی ترقی نہیں کی تھی کہ اس میں فرسٹ کلاس اور ڈیک کلاس ہوں' اور اگر یہ ترقی ہو چکی ہوتی تو کم سے کم جزیرۃ العرب' جس میں دریا نہ ہونے کے برابر ہیں اور حجاز کا خطہ اس سے اور بھی نا آشنا تھا)' کچھ مسافر اوپر کے طبقہ میں ہیں' جن کو ہم بالانشین کہہ سکتے ہیں' کچھ حصۂ زیریں کے لوگ ہیں' جو عام طور پر غریب غرباء ہوتے ہیں' میٹھے پانی کا انتظام اوپر کیا گیا ہے' اپر کلاس والوں کی رعایت بھی ذرا زیادہ کی جاتی ہے' نیچے والے مجبور ہیں کہ پانی لینے کے لئے اوپر جائیں' وہاں سے پانی لے کر آتے ہیں۔ پانی کی فطرت ہے کہ چھلکتا ہے' پھر کشتی خود ایک متحرک چیز ہے' ڈانواں ڈول ہو جاتی ہے' لوگوں کی ہزار احتیاطوں کے باوجود پانی چھلکتا ہے' پانی پہچانتا نہیں کہ یہ فلاں امیر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں' یہ فلاں نواب صاحب کے کپڑے بھیگے ہوئے ہیں' ایک مرتبہ ہوا' دو مرتبہ ہوا' چار مرتبہ ہوا' آخر میں اپر کلاس کے ان مسافروں سے برداشت نہیں ہو سکا اور انہوں نے کہا کہ صاحب! یہ تماشا ہم نہیں دیکھ سکتے' پانی یہ لے جائیں اور پریشان ہم ہوں؟ ہم پانی نہیں لے جانے دیں گے' اپنا انتظام کرو' نیچے والوں نے کہا کہ پانی کے بغیر تو گزارا نہیں' اب اگر ہم اوپر سے نہیں لا سکتے تو ہم نیچے ہی سوراخ کر لیتے ہیں' بیٹھے ہی بیٹھے اپنے برتنوں میں پانی بھر لیا کریں گے' اب ہمیں منت کش غیر نہیں ہونا پڑے گا اور کسی کی ناز برداری نہیں کرنی پڑے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ان بالانشینوں کی عقل پر پتھر نہیں پڑے ہیں' ان کی شامت نہیں آئی ہے تو وہ خوشامد کریں گے' ہاتھ پکڑیں گے اور کہیں گے کہ نہیں بھائی تم اوپر ہی سے پانی لے جاؤ' لیکن خدا کے لئے یہ غضب نہ کرو کہ نیچے ہی سوراخ کر لو' اس لئے کہ کشتی ڈوبے گی' تو پھر سب کو لے کر ڈوبے گی نہ اپر کلاس والے بچیں گے نہ لوئر کلاس والے۔

ہم کو آپ کو سب کو بظاہر اسی ملک میں زندگی گزارنی ہے' لیکن یہ تمدن انسانی یا معاشرہ انسانی کی کشتی ہے' اور ہم سب ایک ہی کشتی کے سوار ہیں' اگر ہم نے خود غرضی سے کام لیا اور اپنے اپنے گھر میں میٹھے پانی کا انتظام سوچ لیا تو پھر خیریت نہیں' وہ میٹھا پانی کیا ہے؟ یہ کہ ہماری غرض پوری ہو جائے' ہمارا کام نکل جائے' پھر ہمیں دوسرے سے مطلب نہیں' یہ کشتی میں سوراخ کرنے کے مترادف ہے' آج ہمارے ملک کی کشتی میں کتنے سوراخ کئے جا رہے ہیں' ہر شخص اپنی محدود غرض کو دیکھتا ہے' اس نے دوسروں کی طرف سے اپنی آنکھیں بند کر رکھی ہیں' اور اس حقیقت کو بھلا دیا ہے کہ اس کا اجتماعیت پر کیا اثر پڑتا ہے؟ ساری دنیا کا روگ یہی ہے۔

اس وقت مسلمانوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ کھڑے ہوں اور ملک کو تباہ ہونے سے بچائیں' یہ تنہا حکومت کی ذمہ داری نہیں ہے' اس کے ساتھ بیسیوں انجمنیں اور سیاسی مصلحتیں لگی ہوئی ہیں۔ قرآن کی روشنی میں یہ آپ کا فرض ہے کہ آپ دین کے سچے داعیوں' انسانیت کے بہی خواہوں اور ملک و معاشرہ کے مخلص معماروں کی محنتوں پر پانی نہ پھرنے دیجئے "ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحھا" کا پیغام دیتے رہیے' خدا کے یہاں آپ سے سوال ہوگا کہ تمہارے ہوتے ہوئے یہ ملک کیسے تباہ ہوا؟ تمہیں ایسا کردار اور نمونہ پیش کرنا چاہئے تھا کہ لوگ سمجھتے کہ پیسہ ہی سب کچھ نہیں ہوتا' عہدہ ہی سب کچھ نہیں ہوتا' عزت ہی سب کچھ نہیں ہوتی۔ خدا کا خوف اصل چیز ہے' پھر محبت اور ہمدردی خلائق۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ آپ یہ نمونہ دکھا کر محبوبیت کا مقام حاصل کر لیں گے۔

(قرآنی افادات)

☆☆..................☆☆

اسلامی اصول......موجودہ مسائل کا حل

مولانا سعید الرحمٰن اعظمی ندوی

سابقہ ادوار میں یورپ اور تہذیب جدید کے متوالوں نے اسلام کے خلاف جو منصوبہ بندی اور سازش کی تھی اور اپنے تئیں ان کی جو سرگرمیاں تیز تر تھیں وہ کسی صاحب نظر سے مخفی نہیں' عرصۂ دراز تک معاشرۂ انسانی انہیں کے نقش قدم پر رواں دواں تھا جس کی وجہ سے اسے قدم بہ قدم حقارت و ذلت اور شقاوت و بدبختی کا سامنا کرنا پڑا' تہذیب جدید کی ظاہری چمک دمک کو دیکھ کر ان کے حاشیہ خیال میں بھی یہ بات نہیں تھی کہ ان کی انتھک کوششیں صدا بہ صحرا اور شجر بے ثمر ثابت ہوں گی اور وہ فائز المرام نہیں ہوں گے۔ اسی وجہ سے سائنس و ٹیکنالوجی کے راستے سے انہوں نے معاشرۂ اسلامی پر یلغار کی اور ارکان اسلام کو منہدم کرنے کے لئے عسکری طریقے استعمال کئے' اور حق کے جویا اس کو تلاش کرنے والوں کی راہ میں سدِ سکندری اور آہنی دیوار بن کر کھڑے ہوگئے۔

یہ حقیقت ہے کہ اعدائے اسلام نے جب بھی اس طرح کی سازشیں کیں تو پہلے مرحلے میں لوگ ان کے اسیر ہوگئے' اور ظاہری آرائش و زیبائش کے دام فریب میں آگئے' لیکن جب انہیں اس تہذیب کے کھوٹے پن کا علم ہوا تو انہیں ایسے نظام حیات کی [illegible] جستجو کی فکر دامن گیر ہوئی جس میں انہیں ذہنی اطمینان و سکون حاصل ہو' ان کی زندگی پُر مسرت ہو اور زندگی کی کلی [illegible] جائے۔

اہل یورپ نے ایک عرصہ تک مادی تہذیب کو نظامِ حیات کے طور پر اختیار کر کے زندگی بسر کی' جس نے ان کے اندر بے شمار مسائل پیدا کر دیئے' ان مسائل نے انہیں اتنا بے چین کیا کہ ان کی راتوں کی نیند اور دن کا چین غارت ہو کر رہ گیا' اور زندگی کا اصل سکون و چین اور لطف ان سے چھن گیا' یہ کوئی نئی بات نہیں ہے بلکہ ظاہر پرست افراد عموماً انہی حالات سے دوچار ہوتے ہیں' ظاہری تراش خراش' چمک دمک اور آرائش و زیبائش انہیں قلبی سکون نہیں بخشتی' بالکل یہی صورت حال تھی' لوگ مسائل میں گھرے ہوئے تھے' انہیں اس کی بھی اطلاع نہیں تھی کہ دنیا میں ایک ایسا نظامِ حیات ہے جو انسان کو عقلی و فکری غلامی سے آزاد کرتا ہے' جسمانی اعصاب کو سکون فراہم کرتا ہے' اور فطرت انسانی کے ساتھ ہم آہنگ رہتا ہے' اس حقیقت سے ان کی عدم واقفیت کی یہی وجہ تھی کہ مادی تہذیب کے دلدادہ' بالخصوص قائدین یورپ نے اسلام اور مسلمانوں کی جو تصویر ان کے سامنے پیش کی تھی وہ بہت بھیانک اور خطرناک تھی' انہوں نے لوگوں کو یہ باور کرایا تھا کہ اسلام ایک غیر انسانی نظامِ حیات ہے' اس کے علمبردار دہشت گرد ہوتے ہیں جو ہمہ وقت اپنی آستینوں میں چھری اور خنجر لئے رہتے ہیں' جب انہیں موقع ہاتھ آتا ہے تو وہ اپنی درندگی اور قساوت قلبی کا علانیہ مظاہرہ کرتے ہیں' لوٹ کھسوٹ' توڑ پھوڑ' ظلم و زیادتی تو ان کی فطرت میں داخل ہے۔

لیکن یہ حقیقت ہے کہ ان پروپیگنڈوں اور غلط الزامات ہی نے خود اس حقیقت سے پردہ اٹھایا جس کی وجہ سے ان کی کمزور بنیادیں خود بخود منہدم ہوگئیں اور مطالعۂ اسلام کا ایک عام رجحان پیدا ہوا' لوگوں نے عملی طور پر اس کے طریق ہائے حیات کا تجربہ کیا۔ بالآخر انہیں معلوم ہوا کہ یہ الزامات اعدائے اسلام کی اسلام دشمنی کا نتیجہ تھے' مذہب اسلام تو امن و سلامتی' صلاح و صفائی اور احترامِ انسانیت کا داعی ہے' دہشت گردی' قتل و غارت گری اور فتنہ و فساد پروری سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

۱۱/ستمبر ۲۰۰۱ء کو امریکی تجارتی مرکز ورلڈ ٹریڈ سینٹر اور پینٹاگون پر حملے ہوئے تو بے گناہ افراد موت کے گھاٹ اتارے گئے' پوری دنیا پر سکوت چھا گیا' ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں ایک لرزہ طاری ہوگیا' اور وہاں کے باشندوں میں خوف و دہشت سما گئی' سائنس و ٹیکنالوجی کے میدان میں تفوق و برتری ثابت کرنے والے افراد بھی سخت ذہنی کشمکش میں مبتلا ہوگئے۔ صورت حال [illegible] پُر خطر تھی' یہودی اور عیسائی حواس باختہ ہو چکے تھے' لیکن

مذہب اسلام کے حاملین اسلام کے سایہ تلے اطمینان وسکون کا سانس لے رہے تھے‘ وہ راحت و آرام کے ساتھ اپنی کشتی حیات کو آگے بڑھا رہے تھے۔ چنانچہ اس صورت حال نے دشمنان اسلام کو ازسرنو غور کرنے پر آمادہ کیا اور وہ مطالعۂ اسلام پر مجبور ہوئے‘ جب انہوں نے اسلام اور دیگر ادیان و مذاہب کا مطالعہ شروع کیا تو ان کے سامنے اسلام اور دیگر ادیان کا فرق واضح طور پر سامنے آ گیا‘ اور انہوں نے بے ساختہ اسلام کی صداقت وحقانیت کا اعتراف کیا‘ اور صرف اعتراف ہی نہیں بلکہ وہ بڑی تعداد میں حلقہ بگوش اسلام ہونے لگے۔

بعض موصولہ رپورٹوں کے مطابق حالیہ طالبین حق کی تعداد وہم وگمان اور ظن وتخمین سے زیادہ ہوگئی ہے۔ اہل یورپ کے مطالعۂ اسلام کے شغف و انہماک کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ امریکہ کے اسلامی بک اسٹال سے بہت ہی قلیل مدت میں اسلامی کتابیں ختم ہوگئیں۔ خوش آئند بات یہ ہے کہ متعدد اسلامی تنظیمیں نومسلموں کو حقیقت اسلام اور اسکے اصول ومبادی سے واقف کرانے کی خاطر خاصی تعداد میں اسلامی کتابیں تقسیم کررہی ہیں۔ علاوہ ازیں داعیان اسلام بھی اپنے تئیں سرگرم ہیں۔

برطانوی وزیر خارجہ جیک اسٹرا کا آکسفورڈ یونیورسٹی کے اسلامک ریسرچ سنٹر میں محاضرہ ہوا تھا جس میں انہوں نے بتایا کہ اسلام اور عالم اسلام دونوں قابل احترام ہیں‘ جملہ ادیان ومذاہب پر اسلام کو تفوق و برتری حاصل ہے‘ یورپ کی حالیہ ترقی مسلمانوں کی اسلامی ثقافت کی دین ہے‘ جب مسلمان عروج وارتقاء کی منازل طے کررہے تھے‘ اسپین ان کے زیرنگیں تھا‘ تو اس وقت یورپ نے ان سے خوب فائدہ اٹھایا‘ علم وثقافت‘ سائنس وٹیکنالوجی اور دیگر علوم وفنون کے میدان میں انہی کے چشمے سے سیرابی حاصل کی اور اپنی تشنگی بجھائی۔

اگر ہم سابقہ ادوار پر ایک طائرانہ نظر ڈالیں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ اس سے قبل بھی کئی ذی حیثیت افراد نے اسلامی تہذیب کی فعالیت وتاثیر اور اس کے قائدانہ کردار نیز اس کی اہمیت وافادیت کا اکثر مواقع پر کھلے لفظوں میں اعتراف کیا ہے‘ یہ بھی حقیقت کی ایک بین دلیل ہے۔ والفضل ما شہدت بہ الاعداء۔ حق بات وہی ہے جس کی دشمن بھی گواہی دیں۔

کویت سے شائع ہونے والے ہفت روزہ جریدہ "المجتمع" کے حوالے سے برطانوی وزیر خارجہ کے بعض اعترافات ذیل میں منقول ہیں۔ انہوں نے کہا:

"اسلام ہی وہ مذہب ہے جو انسانی زندگی کے جملہ شعبہ جات‘ خواہ وہ ماضی سے متعلق ہوں یا حال سے‘ ہر ایک کی تشکیل جدید کرتا ہے‘ برطانیہ اور یورپ کی تہذیب جدید میں عالم اسلام کا حصۂ وافر موجود ہے اور عالم اسلام تاریخی طور پر علم کے مراکز اور حکمت وعمل کے سینٹروں کی وجہ سے مشہور و معروف ہے‘ اسلام بنی نوع انسان کے مابین مساوات وبرابری کا قائل ہے‘ وزیر خارجہ نے سیکولرازم اور لامذہبیت پر زبردست تنقید کی ہے‘ اور اسلام پسندوں کی خدمات کو سراہا بھی ہے‘ انہوں نے کہا کہ سیکولر طاقتیں ہی آج پوری دنیا میں جابرانہ وقاہرانہ رویہ اختیار کئے ہوئے ہیں‘ لیکن اہل یورپ اس ناسور سے غافل وبے پرواہیں۔"

یہ تھے برطانوی وزیر خارجہ کے اسلام کے متعلق اعترافات۔ اسی وجہ سے ہم پورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ اسلام ہی یورپ کے درپیش مسائل کا حل پیش کرسکتا ہے۔ آج یورپ میں جو فکری اور روحانی بحران ہے‘ وہاں کے افراد مستقبل سے تئیں جو مایوس نظر آرہے ہیں اور ایسے مصائب میں گھرے ہوئے ہیں‘ جن سے آزادی حاصل کرنا بہت مشکل ہے‘ اگر وہ اسلام اور اسلامی اصول کو اصل قائد ورہنما مان کر اپنی زندگی کے مراحل طے کریں گے تو ان کا مستقبل بحال ہوگا‘ اور انہیں زندگی کا اصل لطف نصیب ہوگا اور ایک ایسا عالمی نظام وجود میں آئے گا جو دوسروں کا مال ہڑپ کرنے کے بجائے ان کو تحفظ اور امن وسلامتی فراہم کرے گا‘ اور ان کی زندگی کی چول بیٹھ جائے گی۔

☆☆..........☆☆

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sell rs & Order Suppliers
Shop: 85,Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 2514972-2531133

امیر المومنین فی الحدیث

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ

مولانا محمود حسن فریدی

نام ونسب:

حضرت امام بخاریؒ کا نام مع مختصر شجرۂ نسب کے یہ ہے: ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن المغیرہ بن بردزبہ الجعفی البخاری۔ آپؒ کے پردادا مغیرہ بخارا کے حاکم یمان بن اخنس کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ دستور کے مطابق ولائے اسلام کے پیش نظر مغیرہ فارسی کو مغیرہ جعفی کہا جانے لگا' کیونکہ انہوں نے یمان جعفی کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا تھا۔ امام بخاریؒ کو بھی اسی لئے جعفی کہا جاتا ہے۔

ولادت ووفات:

راجح قول کے مطابق آپؒ کی ولادت تیرہ شوال ۱۹۴ھ بعد نماز جمعہ ہوئی اور وفات ۲۵۶ھ میں ہفتہ کی رات میں ہوئی جو کہ عیدالفطر کی شب تھی۔ عیدالفطر کے دن یکم شوال ۲۵۶ھ بعد نماز ظہر مقام خرتنگ میں مدفون ہوئے۔ حضرت امام صاحب رحمہ اللہ کی کل عمر تیرہ دن کم ۶۲ سال ہوئی۔

ابتدائی حالاتِ زندگی:

امام بخاری رحمہ اللہ کا ابھی بچپن ہی تھا کہ ان کے والد ماجد کا انتقال ہوگیا اور آپؒ کی تربیت کی تمام تر ذمہ داری والدہ ماجدہ پر آ گئی۔ بچپن کے زمانہ میں حضرت امام بخاری رحمہ اللہ کی بینائی زائل ہوگئی' جس کی وجہ سے آپؒ کی والدہ ماجدہ کو بہت صدمہ ہوا۔ وہ بڑی عابدہ اور خدا رسیدہ خاتون تھیں' انہوں نے اللہ تعالیٰ سے خوب رو رو کر دعائیں کیں۔ ایک مرتبہ انہیں رات کو خواب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زیارت ہوئی تو انہوں نے بشارت سنائی کہ تمہاری دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے تمہارے بیٹے کی بینائی لوٹا دی ہے۔

بچپن میں علمی کیفیت:

بچپن سے ہی آپؒ کو حفظ حدیث کا شوق پیدا ہوا جبکہ آپؒ کی عمر اس وقت دس سال سے زیادہ نہ تھی۔ امام محدث داخلی رحمہ اللہ اور ان کے علاوہ دیگر محدثین کے حلقہ ہائے دروس میں آپؒ شرکت کرتے تھے۔ ایک مرتبہ امام داخلی رحمہ اللہ نے ایک سند بیان کی: سفیان عن ابی الزبیر عن ابراھیم' یہ سن کر امام بخاری رحمہ اللہ نے جو ایک گوشہ میں بیٹھے ہوئے تھے' امام داخلیؒ سے عرض کیا کہ ابوالزبیر نے ابراہیم سے روایت نہیں کیا' تو استاد نے بچہ سمجھ کر جھڑک دیا' امام بخاری رحمہ اللہ نے پھر سنجیدگی سے عرض کیا کہ اگر آپ کے پاس اصل نسخہ ہو تو مراجعت فرمالیں۔ بات معقول تھی۔ امام داخلی رحمہ اللہ گھر گئے اور اصل نسخہ کو ملاحظہ فرمایا تو امام بخاری رحمہ اللہ کی بات درست نکلی' امام داخلیؒ واپس آئے اور امام بخاریؒ سے پوچھا کہ لڑکے! اصل سند کیا ہے؟ امام بخاری رحمہ اللہ نے جواب میں عرض کیا: ''ھو الزبیر عن ابراھیم''۔ محدث داخلی رحمہ اللہ نے قلم لے کر اصلاح کرتے ہوئے فرمایا: ''صدقت''۔

بے مثال حافظہ:

حاشر بن اسماعیل کا بیان ہے کہ ہم امام بخاری رحمہ اللہ کے ساتھ بصرہ کے مشائخ کے پاس جایا کرتے تھے' ہم لوگ احادیث سن کر لکھا کرتے تھے اور امام بخاری رحمہ اللہ نہیں لکھتے تھے۔ بطور طعن رفقائے درس امام بخاری رحمہ اللہ سے کہا کرتے تھے کہ آپ خوامخواہ اپنا وقت ضائع کرتے ہیں' احادیث لکھتے نہیں۔ جب زیادہ چھیڑ چھاڑ ہوئی تو امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اپنی لکھی ہوئی احادیث لاؤ۔ اس وقت تک پندرہ ہزار احادیث لکھی جاچکی تھیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے ان احادیث کو حفظ سنانا شروع کردیا تو سب حیران رہ گئے پھر احادیث لکھنے والے حضرات اپنی کاپیوں کی تصحیح کے لئے امام بخاری رحمہ اللہ کے حافظہ پر اعتماد کرنے لگے۔

اسی طرح ایک مرتبہ جب امام بخاری رحمہ اللہ بغداد تشریف لے گئے تو وہاں کے محدثین نے امام بخاری رحمہ اللہ کے امتحان کا ارادہ کیا اور دس آدمی اس کام کے لئے مقرر کئے۔ ان میں سے ہر ایک کو دس' دس احادیث سپرد کیں جن کے متن اور اسانید میں تبدیلی کردی گئی تھی۔ جب امام بخاری رحمہ اللہ تشریف لائے تو ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے وہ تحریف شدہ حدیثیں پڑھنا شروع کیں۔ امام بخاری

رحمہ اللہ اس کی بیان کردہ ہر تحریف شدہ حدیث کو سن کر اس کے جواب میں ''لا اعرفہ'' کہتے رہے۔ عوام تو یہ سمجھنے لگے کہ امام بخاری کو کچھ نہیں آتا' لیکن وہاں موجود علماء سمجھ گئے کہ امام بخاریؒ ان کی چال کو سمجھ گئے ہیں۔ اسی طرح دس آدمیوں نے سو تحریف شدہ حدیثیں پیش کردیں جن کی سندوں اور متون میں تغیر کیا گیا تھا' اور امام بخاری رحمہ اللہ نے ہر ایک کو جواب میں ''لا اعرفہ'' فرمایا۔ جب وہ تمام اشخاص خاموش ہوگئے تو امام بخاری رحمہ اللہ پہلے شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور اس سے فرمایا کہ تم نے پہلی روایت اس طرح پڑھی تھی' یہ کہہ کر غلط طریقہ سے پڑھ کر سنایا اور فرمایا کہ یہ غلط ہے اور صحیح اس طرح ہے' یہ کہہ کر صحیح طریقہ سے پڑھ کر سنایا۔ پھر نمبروار ایک ایک شخص کی طرف متوجہ ہوتے گئے اور اسے بتاتے گئے کہ تم نے یوں پڑھی تھی اور صحیح یوں ہے' اس طرح ترتیب وار دس کے دس افراد کی اصلاح فرمائی' جس سے سب پر واضح ہوگیا کہ یہ کتنے ماہر فن حدیث ہیں۔ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تعجب اس پر نہیں کہ انہوں نے غلطی پہچان لی اور اس کی اصلاح کردی کیونکہ وہ تو حافظ حدیث تھے ہی' ان کا تو کام ہی یہی ہے' بلکہ تعجب اس بات پر ہے کہ غلط احادیث کو ایک ہی مرتبہ سن کر ترتیب وار یاد رکھا اور پھر ترتیب وار ان غلط احادیث کو بیان کرکے ان کی اصلاح فرمادی۔

حصول علم کے لئے اسفار:

حضرت امام بخاری رحمہ اللہ نے پہلے تمام متداولہ اور مشائخ بخارا کی کتابوں کو محفوظ کیا' پھر سولہ سال کی عمر میں حجاز مقدس کا ارادہ فرمایا۔ والدہ ماجدہ اور بھائی احمد بن اسماعیل ساتھ تھے۔ والدہ ماجدہ اور بھائی حج سے فراغت کے بعد وطن واپس آگئے اور امام بخاری رحمہ اللہ طلب علم کے لئے مکہ مکرمہ میں ٹھہر گئے۔ مکہ مکرمہ میں آپ کے اساتذہ ابوالولید احمد بن محمد ارزقی' امام حمیدی' حسان بصری' خلاد بن یحییٰ اور ابوعبدالرحمن مقری رحمہم اللہ تھے۔

اٹھارہ سال کی عمر میں آپؒ نے مدینہ منورہ کا سفر کیا اور وہاں کے مشہور محدثین عبدالعزیز اویسی' ایوب بن سلیمان بن بلال اور اسماعیل بن ابی اویس رحمہم اللہ سے اکتساب فیض کیا۔ اٹھارہ سال ہی کی عمر میں آپؒ نے ''قضایا الصحابۃ و التابعین'' لکھی اور مدینہ منورہ کے اسی سفر کے دوران چاند کی روشنی میں ''التاریخ الکبیر'' لکھی' یہ امام بخاری رحمہ اللہ کی دوسری تصنیف ہے۔ اس کے علاوہ امام بخاری رحمہ اللہ نے بصرہ' کوفہ' بغداد' شام ہرات سمیت دیگر علاقوں کا علمی سفر کیا اور ایک ہزار اسی مشائخ سے احادیث کی سماعت کی۔

مساجد کے لئے خاص رعایت

جبار کارپٹس

ڈیلرز:
مون لائٹ کارپٹ
نیر کارپٹ
ثمر کارپٹ
وینس کارپٹ
اولمپیا کارپٹ
یونی ٹیک کارپٹ

پتہ:
این آر ایونیو' نزد حیدری پوسٹ آفس بلاک ''جی'' برکات حیدری' ناظم آباد
فون: 6646888-6647655 فیکس: 0921-21-5671503
E-mail :jabbarcarpet@cyber.net.pk

علمی سفر میں تکالیف:

امام بخاری رحمہ اللہ نے طلب علم کے دوران فاقے بھی کئے' پتے اور گھاس کھا کر گزارا کیا' بعض مرتبہ اپنا لباس تک فروخت کرنے کی نوبت بھی آئی۔ آپؒ نے زندگی میں چالیس سال تک سالن کا استعمال نہیں کیا۔ ایک مرتبہ بیمار ہوئے تو اطباء نے علاج کے لئے سالن تجویز کیا اور بتایا کہ یہ بیماری سالن کے استعمال نہ کرنے کی وجہ سے ہے' جب علماء ومشائخ نے اصرار کیا تو روٹی کے ساتھ شکر استعمال کرنے پر رضامندی ظاہر کی۔ یہی وجہ ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ اس مقام ومرتبہ پر پہنچے کہ چھوٹے و بڑے' دوست و دشمن سب آپ کی تعریف میں رطب اللسان نظر آتے ہیں۔

امام بخاری رحمہ اللہ کا فضل وشرف:

امام بخاری رحمہ اللہ اہل فارس میں سے ہیں' جب قرآن کریم کی آیت: ''و آخرین منهم لما یلحقوبهم و هو العزیز الحکیم ''نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اس آیت کے بارے میں سوال کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ اگر دین ثریا پر بھی پہنچ جائے گا تو اس کا فرد خاص وہاں سے بھی لے آئے گا۔ تو حضرات محدثین وعلمائے کرام نے اس کا پہلا مصداق امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو قرار دیا اور اس کا دوسرا مصداق امام بخاری رحمہ اللہ کو ٹھہرایا۔

حضرت محمد بن حاتم کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جارہے ہیں اور امام بخاری رحمہ اللہ آپؐ کے پیچھے چل رہے ہیں' جہاں آپؐ کے قدم مبارک پڑرہے ہیں' وہیں امام بخاری رحمہ اللہ کے قدم پڑرہے ہیں۔ اس خواب سے امام بخاری رحمہ اللہ کا متبع سنت ہونا ظاہر ہوتا ہے۔

امام بخاریؒ کے شاگرد رشید حضرت فربری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے دریافت فرمارہے ہیں کہ کہاں کا ارادہ رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ محمد بن اسماعیل (یعنی امام بخاریؒ) کے پاس جانے کا ارادہ رکھتا ہوں' تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ محمد بن اسماعیل کو میرا اسلام کہنا۔

ورع وتقویٰ:

امام بخاری رحمہ اللہ نے معاصی ومنکرات سے بچنے کا بہت اہتمام کیا' کیونکہ گناہوں سے حافظہ خراب ہوجاتا ہے۔ امام بخاریؒ نے گناہوں سے حددرجہ احتیاط کی' اس لئے ان کا حافظہ متاثر نہیں ہوا اور حفظ میں ان کو زبردست کمال حاصل ہوا۔

حسن سلوک:

امام بخاریؒ خود تو کئی کئی دن بغیر کچھ کھائے پئے گزارا کرتے تھے' لیکن دوسروں کے ساتھ حسن سلوک کے معاملہ میں پیش پیش رہتے تھے۔ ملا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام بخاری رحمہ اللہ کو ہر ماہ پانچ سو درہم کی آمدنی ہوتی تھی لیکن یہ ساری رقم آپؒ فقراء ومساکین اور طلباء ومحدثین پر خرچ کردیا کرتے تھے۔

ذوقِ عبادت:

آپؒ کا ہمیشہ کا معمول تھا کہ آخر شب میں تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور رمضان المبارک میں اس معمول میں بہت زیادہ اضافہ ہوجاتا تھا۔ ایک مرتبہ حضرت امام بخاری رحمہ اللہ باغ میں نوافل ادا کررہے تھے' نماز کے بعد آپؒ نے کسی سے کہا کہ ذرا میری قمیض اٹھا کر دیکھیں کہ کہیں کوئی موذی جانور تو اس کے اندر نہیں ہے؟ ان صاحب نے آپؒ کی قمیض اٹھا کر دیکھا تو ایک زہریلے جانور نے آپؒ کے جسم پر سولہ' سترہ جگہ ڈنگ مارا تھا اور آپؒ کے جسم کا ڈنگ زدہ حصہ متورم ہوگیا تھا' کسی نے کہا کہ آپؒ نے نماز کی نیت کیوں نہیں توڑ دی؟ آپؒ نے جواب میں فرمایا کہ میں ایک سورت کی تلاوت کررہا تھا' اس کو درمیان میں چھوڑنا مناسب نہیں سمجھا۔

حضرت امام بخاری رحمہ اللہ جب علمی اسفار سے واپس اپنے وطن بخارا پہنچے تو ان کا زبردست استقبال کیا گیا۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے وہاں درس حدیث کا سلسلہ شروع کردیا' لوگ جوق درجوق آپؒ کے درس حدیث میں شرکت کرنے لگے۔ حاکم بخارا خالد بن احمد ذہلی نے امام صاحب رحمہ اللہ سے کہا کہ آپ دربار شاہی میں تشریف لاکر حدیث کا درس دیں' امام بخاری رحمہ اللہ نے جواب میں فرمایا کہ میں علم دین کو ذلیل نہیں کرنا چاہتا کہ اس کو اٹھا کر لوگوں کے دروازے پر جاؤں' اور فرمایا کہ اگر تجھے ضرورت ہے تو میری درس گاہ میں حاضر ہوکر درس حدیث میں شرکت کر' اگر تمہیں یہ بات پسند نہ ہوتو تم حاکم وقت ہو' مجھے درس سے روک دو تاکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے میں یہ عذر پیش کرسکوں' کیونکہ میں علم کو نہیں چھپا سکتا' اس لئے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے:

''جس سے علم کے بارے میں سوال کیا گیا' پس اس نے اس کو چھپایا تو اس کو لگام پہنائی جائے گی جہنم کی آگ سے۔''

اس بات پر حاکم بخارا ناراض ہوگیا اور اس نے آپؒ کو جلاوطن کردیا' جب آپؒ بخارا چھوڑنے

لگے تو آپؒ نے حاکم بخارا کے لئے ذلیل ہونے کی بددعا کی (اور ایسا علم دین کی ناقدری اور اس کی ترویج و اشاعت روکنے کی وجہ سے کیا ہوگا)۔ اس واقعہ کو چند روز ہی گزرے تھے کہ خلیفۃ المسلمین کسی وجہ سے حاکم بخارا پر ناراض ہوگیا اور اسے معزول کردیا' پھر حکم دیا کہ اسے گدھے پر سوار کراکر پورے شہر میں اس کی تذلیل کی جائے اور پھر قید میں ڈال دیا جائے۔

امام بخاری رحمہ اللہ جلاوطن ہونے کے بعد بیکند پہنچے' وہاں بھی آپؒ کے بارے میں اختلاف ہوگیا۔ ایک فریق آپ کے موافق ہوگیا اور ایک فریق آپ کا مخالف۔ آپؒ نے وہاں بھی قیام مناسب نہ سمجھا۔ اسی اثنا میں اہل سمرقند نے آپؒ کو سمرقند آنے کی دعوت دی' آپؒ نے ان دعوت قبول کرلی اور بیکند سے سمرقند روانہ ہوگئے۔ راستہ میں خرتنگ کے مقام پر آپؒ رک گئے۔ وہاں آپؒ کے کچھ رشتہ دار رہتے تھے' وہیں پر آپؒ کو یہ معلوم ہوا کہ آپؒ کے لئے سمرقند میں بھی حالات موافق نہیں ہیں۔ اس موقع پر آپؒ نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگی:

''اے اللہ! مجھ پر زمین تنگ ہوگئی'
پس مجھ کو موت دیدے۔''

اس دعا کے بعد مہینہ بھی نہ گزرا تھا کہ آپؒ کا انتقال ہوگیا۔

امام بخاریؒ کے متعلق بشارت:

عبدالواحد بن آدم طواویسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب دیکھا کہ ایک جگہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم' صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ایک جماعت کے ساتھ کھڑے ہیں' میں نے سلام کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیا' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپؐ یہاں کیوں کھڑے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم محمد بن اسماعیل بخاری کا انتظار کررہے ہیں۔ چند دنوں کے بعد امام بخاری رحمہ اللہ کی وفات کی اطلاع مجھے پہنچی تو انتقال کا بعینہٖ وہی وقت تھا جس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے خواب میں دیکھا تھا۔

امام بخاری رحمہ اللہ کی کرامت:

جب امام بخاری رحمہ اللہ کو دفن کیا گیا تو قبر سے مشک کی خوشبو آنے لگی' لوگ آتے اور تعجب کرتے اور قبر کی مٹی اٹھا اٹھا کر لے جاتے۔ چوکیداری سے بھی کام نہیں چلا تو لکڑی کی ایک جالی لگادی گئی۔ بہت سے مخالفین اس کرامت کو دیکھ کر تائب ہوگئے۔ یہ خوشبو کیسی تھی؟ بظاہر یہ اتباع سنت اور احیائے سنت کی خوشبو تھی۔ رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ و جزاہ خیر الجزاء۔

☆☆.........☆☆

HB ®
TRUSTABLE
MARK
Hameed ®
BROS
JEWELLERS
3, Mohan Tarrace Sharhah-e-iraq Saddar Karachi. Code: 74400
Phone : 5675454, 5215551 Fax : (092-21) -5671503

خبروں پر ایک نظر

سالانہ ختم نبوت کانفرنس کنری

کنری (نمائندہ خصوصی) گزشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان سالانہ ختم نبوت کانفرنس حضرت مولانا عبدالرحمٰن جمالی کی صدارت میں منعقد ہوئی' کانفرنس کے مہمان خصوصی حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تھے جبکہ دیگر مقررین میں مجاہد ختم نبوت مولانا محمد اکرم طوفانی' حضرت مولانا عبدالغفور قاسمی' مولانا اسداللہ کھوڑو' علامہ احمد میاں حمادی اور مولانا محمد نذر عثمانی شامل ہیں۔ قراردادیں مولانا خان محمد جمالی نے پیش کیں۔ کانفرنس کا اہتمام میاں عبدالواحد' میاں ریاض احمد' محمد سہیل اصغر' محمد ابراہیم قائم خانی' بشیر احمد قلندر' محمد حنیف مغل' مولانا امان اللہ تونسوی' مولانا نوشاد اور دیگر حضرات نے کیا۔ کانفرنس ہر سال مسجد سے باہر ہوتی تھی' لیکن امسال بارش کی وجہ سے بخاری مسجد میں ہوئی' اس کے باوجود حاضری خوب رہی۔ حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی کے ایمان افروز بیان کو نوجوان طبقہ نے خصوصی طور پر سراہا۔

قادیانی زمیندار لیڈر
یاروجندیکا گرفتار ہوگیا

اوکاڑہ' حویلی لکھا (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عبدالرزاق مجاہد اگست کے مہینہ میں حویلی لکھا تشریف لے گئے' جہاں یاروجندیکا نامی قادیانی کی سرگرمیاں عروج پر تھیں' تمام قائدین' سماجی' مذہبی جماعتوں کا اجلاس منعقد ہوا۔ یاروجندیکا قادیانی کو گرفتار کرایا' کیس کی پیروی کے لئے علماء کرام اور معززین شہر پر مشتمل کمیٹی تشکیل دی اور شہر حویلی لکھا کی کئی ایک مساجد ختم نبوت کے درس و سیمینار کانفرنسوں کا شیڈول ترتیب دے دیا گیا۔ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے شرکاء اجلاس نے کہا کہ مرزائیت کا پرچار کرنے والے عناصر کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ حکومت پاکستان ایسے عناصر اور قادیانیوں کی پشت پناہی کرنے والوں کو جلد از جلد کیفر کردار تک پہنچائے۔ حویلی لکھا میں ۱۸/ اگست جمعۃ المبارک کے دن قادیانیت کی سنگینیوں کے خلاف ریلی بھی نکالنے کا پروگرام تشکیل دیا گیا۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
کا دوروزہ دورۂ قصور

قصور (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالرزاق مجاہد کے ہمراہ قصور کے دوروزہ دورہ کے دوران جمعرات کو بعد نماز عشاء مسجد عثمانیہ چوکی میں خطاب کیا' جمعۃ المبارک کا خطبہ انہوں نے محمد خان والی مسجد میں جبکہ مولانا عبدالرزاق مجاہد نے غلہ منڈی چونیاں میں ارشاد فرمایا' بروز ہفتہ انہوں نے پریس کانفرنس کی۔ صبح دس بجے طالبات جامعہ رحمانیہ الہ آباد' گیارہ بجے طلباء جامعہ رحمانیہ میں بیان کیا۔ اپنے خطاب میں مولانا نے کہا کہ قادیانیوں کی سرگرمیاں اشتعال انگیزی کا باعث بن رہی ہیں۔ حکمرانوں نے قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں کا نوٹس نہ لیا تو پھر انہیں ایسی تحریک کا سامنا کرنا پڑے گا جو مرزائی اوران کے سرپرست حکمران طبقے کو خس و خاشاک کی طرح بہا کر لے جائے گی۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے علاوہ مولانا عبدالرزاق مجاہد نے بھی خطاب کیا۔ پریس کانفرنس میں مولانا نصر اسلم' مولانا محمد فاروق' مولانا عبدالکریم' مولانا عبدالرزاق' مولانا محمد اسحاق' مولانا نور محمد' مولانا محمد صادق' شیخ الحدیث مولانا مفتی عبدالعزیز غزنوی اور ناظم اعلیٰ مدرسہ جامعہ رحمانیہ الہ آباد حضرت مولانا عبداللطیف کے علاوہ دیگر اساتذہ کرام شریک ہوئے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ
کا انتخابی اجلاس

گوجرانوالہ (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کا انتخابی اجلاس مولانا صاحبزادہ طارق محمود ثاقب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں الحاج حافظ شیخ بشیر احمد کو امیر' الحاج عثمان عمر ہاشمی' مولانا صاحبزادہ طارق محمود ثاقب' مولانا حافظ محمد ارشد' مولانا قاری عبدالقدوس عابد نائب امراء' الحاج قاری محمد یوسف عثمانی سیکریٹری جنرل' حافظ احسان الواحد ڈپٹی سیکریٹری جنرل'

پروفیسر حافظ محمد انور جوائنٹ سیکرٹری‘ پروفیسر حافظ محمد اعظم نفیسی خازن‘ سید احمد حسین زید سیکرٹری اطلاعات‘ قاری عبدالغفور آرائیں ناظم تبلیغ اور حافظ محمد معاویہ سالار چنے گئے۔ اجلاس سے حافظ محمد ثاقب‘ حافظ محمد ارشد‘ الحاج حافظ بشیر احمد‘ حافظ احسان الواحد‘ مولانا علی احمد شاہد‘ مولانا فضل الرحمٰن اور دیگر نے خطاب کیا۔ انتخابات کی نگرانی حافظ محمد ثاقب نے کی۔

الحاج سیّد محمد امین گیلانی کی خدمات آبِ زر سے لکھے جانے کے قابل ہیں

گوجرانوالہ (نمائندہ خصوصی) تحریک آزادی اور تحریک ختم نبوت میں الحاج سیّد محمد امین گیلانی ؒ کی خدمات آبِ زر سے لکھے جانے کے قابل ہیں‘ انہوں نے ہر دور میں آمریت کو للکارا اور تحریک آزادی‘ تحریک ختم نبوت اور جمہوریت کے لئے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں‘ وہ صاحبِ طرز اور قادرالکلام شاعر تھے‘ وہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت‘ مجلس احرار اسلام اور جمعیت علماء اسلام کے بے باک قائد اور راہنما تھے۔ ان خیالات کا اظہار مجلس امین گیلانی سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کیا۔ مجلس کی صدارت بزم افکار کے صدر طالب اعوان نے کی۔ تقریب سے حافظ احسان الواحد‘ سیّد احمد حسین زید‘ مولانا قاری عبدالرشید‘ سیٹھ محمد اشرف‘ نثار احمد قیصر‘ مولانا عبدالغفور آرائیں‘ بابا محمد اشرف‘ امان اللہ قادری‘ مولانا محمد الیاس قادری‘ مولانا ذوالفقار احمد طارق اور شبیر احمد گوریا نے خطاب کیا۔ اس موقع پر کلام امین بھی سنایا گیا اور الحاج سیّد محمد امین کو زبردست خراج تحسین پیش کیا گیا۔

☆☆..................☆☆

شبان ختم نبوت سرگودھا کے رہنما پر فائرنگ کی مذمت

سرگودھا (نمائندہ خصوصی) شبان ختم نبوت سرگودھا کے عظیم رہنما اور کارکن صوفی جمال الدین فانی کو چند ظالموں نے گولی مار کر زخمی کر دیا۔ اس سلسلہ میں ایک مذمتی اجلاس جامع مسجد بلاک نمبر ا میں منعقد ہوا جس میں علمائے کرام نے صوفی جمال الدین فانی پر فائرنگ کی شدید مذمت کرتے ہوئے اسے انتہائی ظالمانہ اقدام قرار دیا۔ اس موقع پر حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی نے انتظامیہ کو خبردار کیا کہ اس قسم کی اوچھی حرکتیں ہمیں عقیدۂ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے تحفظ کے عظیم مشن سے نہیں روک سکتیں۔ انہوں نے مقامی انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ صوفی جمال الدین فانی پر فائرنگ کرنے والے حملہ آوروں کو فی الفور گرفتار کیا جائے‘ بصورت دیگر اگر شہر کی صورت حال خراب ہوئی تو اس کی تمام تر ذمہ داری انتظامیہ پر عائد ہوگی۔ انہوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت و شبان ختم نبوت کے کارکنان اور ہفت روزہ ختم نبوت کے قارئین سے صوفی جمال الدین فانی کی صحت یابی کے لئے دعا کی اپیل کی۔

حاجی محمد اشرف (لورالائی) کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لورالائی کے رہنما حاجی محمد اشرف کے صاحبزادے قاری محمد امتیاز قضائے الٰہی سے انتقال کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم خاصے عرصہ سے علیل تھے۔ علاج کے سلسلہ میں کراچی بھی تشریف لائے مگر بیماری جان لیوا ثابت ہوئی۔ مرحوم جمعیت تعلیم القرآن ٹرسٹ میں معلم کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے تھے اور وہ چند مدارس کے نگران بھی تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے انہیں دیرینہ وابستگی تھی۔ ادارہ‘ حاجی محمد اشرف کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ قارئین سے بھی مرحوم کے لئے دعائے مغفرت و بلندی درجات کی اپیل ہے۔

نوٹ: یہ پیشکش یکم شوال ۱۴۲۷ھ تک کیلئے ہے

علماء کرام کیلئے خصوصی پیشکش

علماء کرام کے اہل خانہ کے لئے ہمارے ہاں سے زیورات کی خریداری پر کسی بھی قسم کی گھڑائی جڑائی نہیں لی جائے گی‘ مزید بصورت واپسی اصل سونے کی قیمت جب چاہیں واپس حاصل کریں

خادم علماء حق: حاجی الیاس عفی عنہ

ستارا جیولرز

ائمہ مساجد بھی اس پیشکش سے فائدہ اٹھائیں

صرافہ بازار میٹھادر کراچی نمبر2 فون:2545805-2545080

REGD. NO. SS-160

فرما گئے یہ ھادی لا نبی بعدی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام

25 ویں سالانہ دوروزہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر

21 22 ستمبر 2006 بروز جمعرات جمعۃ المبارک بمقام مسلم کالونی چناب نگر

کانفرنس کے چند عنوانات

- توحید باری تعالیٰ
- سیرت خاتم الانبیاء
- مسئلہ ختم نبوت
- حیات ونزول عیسیٰ علیہ السلام
- عظمت صحابہ و اہل بیت
- اتحاد امت
- قادیانیت اور اسلام
- قادیانیت کے عقائد وعزائم
- مرزائیوں کی اسلام دشمنی اوران کی دہشت گردی
- رد قادیانیت اور جہاد

جیسے اہم موضوعات پر علماء، مشائخ، قائدین دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے اہل اسلام سے شرکت کی درخواست ہے

کانفرنس کو کامیاب بنانا تمام مسلمانوں کا دینی فریضہ ہے

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ خواجۂ خواجگان حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ العالی امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

سالانہ رد قادیانیت وعیسائیت کورس مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں یکم شعبان تا ۲۵ شعبان منعقد ہوگا (انشاء اللہ)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مسلم کالونی چناب نگر تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ

رابطہ

چناب نگر: 047-6212611

ملتان: 061-4514122